صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سنیچر مورخہ 14 جون 2014 بمطابق 15 شعبان 1435 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر دس پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَعِندَهُۥ مَفَاتِحُ ٱلْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا
وَلَا حَبَّةٍ فِى ظُلُمَٰتِ ٱلْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍO وَهُوَ ٱلَّذِى يَتَوَفَّىٰكُم
بِٱلَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِٱلنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰٓ أَجَلٌ مُّسَمًّى ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم
بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَO

(ترجمہ): اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور اسے جنگلوں اور دریاؤں کی سب چیزوں کا علم ہے۔ اور کوئی پتہ نہیں جھڑتا مگر وہ اس کو جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ اور کوئی ہری اور سوکھی چیز نہیں ہے مگر کتاب روشن میں (لکھی ہوئی) ہے۔ اور وہی تو ہے جو رات کو (سونے کی حالت میں) تمہاری روح قبض کر لیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اس سے خبر رکھتا ہے پھر تمہیں دن کو اٹھا دیتا ہے تاکہ (یہی سلسلہ جاری رکھ کر زندگی کی) معین مدت پوری کر دی جائے پھر تم (سب) کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (اس روز) وہ تم کو تمہارے عمل جو تم کرتے ہو (ایک ایک کر کے) بتائے گا۔

Mr. Speaker: I welcome the honourable Member elect & request to stand in front of his seat to take oath.

(Applause)

(اس مرحلہ پر نومنتخب رکن اسمبلی جناب سردار فرید احمد خان نے حلف اٹھایا)

(حلف نامہ ضمیمہ پر ملاحظہ ہو)

Mr. Speaker: Now. I request the honourable Member, to sign-----

(شور)

جناب سپیکر: یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، بھائی! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، اسمبلی میں بیٹھنا ہے تو خاموشی سے سنیں۔

Now I request the honourable Member, to sign in the Roll of Members, placed on the table of the Secretary, Provincial Assembly.

(اس مرحلہ پر نومنتخب رکن اسمبلی نے حاضری رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: کچھ معزز اراکین اسمبلی کی طرف سے چھٹی کی درخواستیں ہیں، میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں: جناب ڈاکٹر حیدر علی صاحب، ایم پی اے 14/06/2014 کیلئے; جناب ملک ریاض صاحب، ایم پی اے 14/06/2014 کیلئے; محترمہ عظمیٰ خان صاحبہ، ایم پی اے 14/06/2014 کیلئے۔ منظور ہے جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a Panel of Chairmen for the current Session:-

1. Dr. Haider Ali;
2. Mr. Muhammad Idrees Khan;
3. Mr. Shah Hussain Khan; and

4. Mr. Fakhar-e-Azam Wazir.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: Committee on Petitions: In Pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a Committee on Petitions, comprising the following Members, under the Chairmanship of Mr. Imtiaz Shahid Qureshi Advocate, honorable Deputy Speaker:-

1. Mr. Muhammad Idrees;
2. Mr. Azizullah Khan;
3. Mr. Sultan Muhammad Khan;
4. Mufti Said Janan;
5. Madam Amna Sardar; and
6. Madam Yasmin Pir Muhammad Khan

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2014-15 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker. Honourable Senior Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please present before the House, the Annual Budget, for the year 2014-15. Honourable Minister for Finance, please.

جناب سراج الحق {(سینئر وزیر (خزانہ)} اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

سینئر وزیر (خزانہ): رَبِّ اشۡرَحۡ لِی۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر، ہم اپنے نئے منتخب ہونے والے ممبر کو پہلے مبارکباد دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ اس کے بعد ہم آپ کو موقع دینگے۔ اس سپیچ۔۔۔۔۔

سینئر وزیر (خزانہ): رَبِّ اشۡرَحۡ لِی صَدۡرِی۔ وَیَسِّرۡ لِیۤ أَمۡرِی۔ وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّن لِّسَانِی۔ یَفۡقَهُوا۟ قَوۡلِی۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! آپ کو موقع دے دینگے، تھوڑا ان کو وقت دے دیں، تمہیں بالکل موقع دے دینگے، ان شاءاللہ۔

سینیئر وزیر (خزانہ): اے میرے رب! مجھے شرح صدر عطا فرما، میرا کام میرے لئے آسان فرما، میری زبان کی لکنت دور فرما اور مجھے اپنی بات سمجھانے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

جناب سپیکر! میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ جس نے مجھے اس معزز ایوان کے سامنے موجودہ حکومت کے دوسرے مالی سال اور میرے بحیثیت سینیئر وزیر خزانہ چھٹے بجٹ کو پیش کرنے کی سعادت بخشی۔

جناب سپیکر! مئی 2013 کے انتخابات کے بعد صوبہ خیبر پختونخوا میں پاکستان تحریک انصاف، جماعت اسلامی پاکستان اور عوامی جمہوری اتحاد پر مشتمل مخلوط حکومت نے گزشتہ ایک سال میں صوبے میں بہتر طرز حکمرانی، قانون کی بالادستی، صحت و تعلیم سمیت تمام محکموں میں بنیادی تبدیلیاں لانے اور کرپشن کے خاتمے کیلئے دور س فیصلے کئے، ان شاءاللہ اصلاح تبدیلی اور عمل کا یہ سفر آئندہ سالوں میں بھی پوری آب وتاب کے ساتھ جاری رہے گا۔ آج میں اس معزز ایوان کو یہ بتاتے ہوئے یہ فخر محسوس کرتا ہوں کہ ایک سال کے قلیل عرصے میں ہم نے کئی سنگ میل عبور کئے اور ان شاءاللہ اپنے دور اقتدار میں کوشش کرینگے کہ اپنے حصے کا کام بطور احسن مکمل کریں، مسائل میں کمی اور صوبے کے وسائل میں اضافہ کریں، ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم اپنے صوبے کو ہر لحاظ سے ایک مثالی صوبہ بنانے میں کامیاب ہونگے۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت جمہوریت پر یقین رکھتی ہے، ہم نے اقتدار میں مدینہ منورہ کی اسلامی ریاست اور نبی مہربان ﷺ اور خلفائے راشدین کے عہد زرین کو اعلیٰ ترین نمونے کے طور پر سامنے رکھا ہے۔ ہم آج اس عہد کی تجدید کرتے ہیں کہ ہم اپنے ملک اور بالخصوص صوبہ خیبر پختونخوا کو سیاسی، معاشی او معاشرتی استحصال سے پاک معاشرے میں تبدیل کرینگے۔

جناب سپیکر! خیبر پختونخوا قدرتی اور انسانی وسائل سے مالا مال صوبہ ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اس کے باوجود ہمارے عوام غربت اور پسماندگی کا شکار کیوں ہیں؟ اس کی بنیادی وجہ وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم، ناقص منصوبہ بندی، بے روزگاری، ناخواندگی، لاقانونیت، بدعنوانی، رشوت ستانی، اقرباء پروری، کمزور احتسابی نظام اور بہتر طرز حکمرانی کا فقدان ہے۔ مخلوط حکومت نے اپنے پہلے سال ان بنیادی مسائل کو

حل کرنے کیلئے جو بنیادی اقدامات اٹھائے ہیں، میں آج اس معزز ایوان کے ذریعے عوام کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں:

جناب سپیکر! اچھی طرز حکمرانی اس وقت قائم کی جاسکتی ہے جب سرکاری امور میں شفافیت اور احتساب کا عمل یقینی بنالیا جائے۔ یہ اس وقت ممکن ہے جب جمہوری عمل میں عوام کی بامقصد شمولیت ہو اور عوام کو معلومات تک رسائی کا حق حاصل ہو، لہذا موجودہ حکومت نے عوام کے قانونی حق کو تسلیم کیا اور اطلاعات تک رسائی کمیشن قائم کر دیا ہے، اس کے نتیجے میں اب عوام کو تمام سرکاری فیصلوں تک رسائی حاصل ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ سرکاری اداروں اور اہلکاروں کی کارکردگی سے متعلق شکایت کے فوری ازالے کیلئے وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ میں "شکایات سیل" بھی قائم کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! عوام کو معیاری خدمات اور ان کی بروقت فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے "خدمات تک رسائی کمیشن" قائم کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ عوامی نمائندوں اور سرکاری ملازمین کو اختیارات کے ذاتی اور ناجائز استعمال کو روکنے کیلئے Conflict of Interest Commission کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے جس کے تحت تمام منتخب اور سرکاری حکام پر لازم ہو گا کہ وہ اپنے ذاتی مفاد کو سرکاری کام سے علیحدہ رکھیں اور اس ضمن میں مذکورہ کمیشن سے بوقت ضرورت رہنمائی حاصل کریں کیونکہ کمیشن ایسے تمام کیسوں کا جائزہ لینے کا مجاز ہے۔ ان تمام اقدامات کا واحد مقصد یہ ہے کہ صوبے سے ہر قسم کی کرپشن، اقرباء پروری رشوت، ناجائز سفارش اور اختیارات کا ناجائز استعمال ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر! کرپشن، بدعنوانی، معاشی جرائم اور اختیارات کے ناجائز استعمال نے سرکاری مشینری کو بری طرح زنگ آلود کیا ہے۔ ہمارا ملک کرپشن کے معاملے میں پوری دنیا میں بدنام ہے جبکہ ماضی میں مختلف بین الاقوامی اداروں نے اس صوبے میں ہونے والی کرپشن پر اپنے شدید تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جس معاشرے میں احتساب نہ ہو، وہ معاشرہ برقرار نہیں رہ سکتا۔ دین اسلام میں بھی حکمران سمیت کوئی بھی احتساب سے بالاتر نہیں، لہذا موجودہ مخلوط حکومت نے کرپشن کے تدارک کیلئے حکومتی مداخلت اور اثر ورسوخ سے آزاد "صوبائی احتساب کمیشن" قائم کیا ہے جو اگلے مالی سال سے کام

شروع کردے گا۔اس کے ساتھ ساتھ محکمہ انسدادِ رشوت ستانی کو بھی فعال کر دیا گیا ہے تا کہ نچلی سطح پر بھی رشوت ستانی کی روک تھام کی جاسکے۔

جناب سپیکر! سرکاری خزانے کا ایک بڑا حصہ تعمیرات اور اشیاء وخدمات کی خریداری پر خرچ ہوتا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس رقم کا ایک بڑا حصہ کرپشن کی نذر ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً ہمیں ناقص میٹریل سے تیار کردہ سڑکیں، ہسپتال، سکولز اور سرکاری عمارتیں ملتی ہیں اور ناقص اشیاء و خدمات مہنگے داموں خریدنا پڑتے ہیں۔اس لئے حکومت نے اشیاء تعمیرات اور خدمات کی خریداری کے نظام کو شفاف اور کرپشن سے پاک کرنے کیلئے خیبر پختونخوا پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی کو فعال بنایا ہے۔اس اتھارٹی کے قیام سے سرکاری اداروں سے کرپشن، اختیارات کے ناجائز استعمال کا خاتمہ ہوگا۔اس کے ساتھ ساتھ کرپشن کے خاتمے کیلئے Composites Schedule Rates کی جگہ Market Rate System لاگو کیا ہے اور صاف اور شفاف مقابلے کیلئے آن لائن ٹینڈر سسٹم کا اجراء کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! کوئی بھی حکومت عوام کے ٹیکس کے بغیر نہیں چل سکتی لیکن عوام پر ٹیکس لاگو کرنے کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں۔ ایک اچھا ٹیکسیشن کا نظام منصفانہ، سادہ، پیداواری اور آمدن کے مطابق ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ عوام کو اس پر اعتماد ہوتا ہے کہ یہ اس کی فلاح وبہبود پر خرچ کیا جائے گا۔ بدقسمتی سے ہمارا ٹیکسیشن کا نظام منصفانہ ہے نہ سادہ،، پیداواری ہے نہ آمدن کے مطابق، عوام کا یہ کہنا بالکل درست ہے کہ جس تناسب سے ان سے ٹیکس لیا جاتا ہے، اس تناسب سے انکی فلاح و بہبود پر خرچ نہیں کیا جاتا، بلکہ جمع شدہ ٹیکس کی زیادہ تر رقومات کرپشن، شاہ خرچیوں اور غیر پیداواری سرگرمیوں کی نذر ہو جاتی ہیں۔ مخلوط حکومت نے صوبائی محصولات کے نظام میں اصلاحات، ٹیکس سسٹم کو ٹیکس دہندگان کیلئے سادہ اور قابل فہم بنانے اور ان میں ٹیکس کی اہمیت کو اجاگر کرنے، ٹیکس نیٹ میں وسعت، ٹیکس چوری کی روک تھام اور صوبائی محصولات میں اضافے کیلئے "خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی" ء قائم کی ہے۔اسکے علاوہ پراپرٹی ٹیکس کے درست تعین کیلئے ایک جامع ٹیکس سروے بھی کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں حکومت خیبر پختونخوا کی مجوزہ ٹیکس اصلاحات برائے 2014-15 کے بارے میں اس معزز ایوان کو بتانا ضروری سمجھتا ہوں۔ ٹیکس سسٹم میں اصلاحات کیلئے خیبر پختونخوا

ریونیو اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اور ٹیکس گزاروں اور عوام کی سہولت کیلئے پہلے مرحلے میں رجسٹرڈ گاڑیوں اور شہری جائیداد کے کوائف کو محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی ویب سائٹ پر جاری کر دیا گیا ہے۔ موٹر گاڑیوں اور شہری جائیداد پر ٹیکس کے حوالے سے ٹیکس گزاروں اور عوام کی شکایات کے ازالے کیلئے شکایات سیل قائم کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں پشاور کی طرح دیگر اضلاع میں بھی ٹیکس فیسیلٹیشن سنٹرز قائم کئے جا رہے ہیں، اس سے نہ صرف صوبائی محاصل کی وصولی میں اضافہ ہو گا بلکہ عوام کو ٹیکسوں کی ادائیگی کیلئے بہتر ماحول بھی فراہم ہو سکے گا۔

جناب سپیکر! اراضی اور دیگر قدرتی وسائل اللہ تعالیٰ کا انمول عطیہ ہے اور ہمارے صوبے میں عوام کی اکثریت کے روزگار اور دیگر ضروریات کا انحصار ان وسائل پر ہے۔ اس اراضی کے ریکارڈ کا محافظ اور منتظم گاؤں کی سطح پر پٹواری ہوتا ہے لیکن ناخواندگی اور فرسودہ نظام کی وجہ سے اس ضمن میں عوام کا بے دریغ استحصال کیا جاتا ہے۔ موجودہ حکومت نے اس کی اصلاح کیلئے متعدد اقدامات شروع کئے ہیں جن میں پٹواریوں کو براہ راست انتقال ٹیکس اور فیس وصول کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اب تمام خریدار بینک میں خود انتقال اراضی اور رجسٹرڈ کی فیس جمع کرتے ہیں جس سے زیادہ ٹیکس وصولی کا تاثر ختم ہو چکا ہے۔ اس طرح سب رجسٹرار اور تحصیلداروں کو اس بات کا پابند بنایا گیا ہے کہ وہ ہر انتقال منظور کرتے وقت بیان حلفی جمع کرائیں کہ انہوں نے قانونی ٹیکس کے علاوہ اور کوئی اضافی رقم وصول نہیں کی۔ پٹواریوں کی جائز ضروریات کے پیش نظر انکی تنخواہوں میں 50% اضافہ کیا گیا ہے اور ان کیلئے 500 روپے ماہانہ سٹیشنری الاؤنس بھی مقرر کیا گیا ہے۔ مجھے اس ایوان کو یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ پٹواری کلچر کے خاتمے اور عوام کو اپنی جائیداد کے ریکارڈ تک آسان رسائی کیلئے ان شاءاللہ جولائی 2014 سے کمپیوٹرائزڈ لینڈ ریکارڈ سسٹم کا اجراء ہو رہا ہے۔ اسکے علاوہ صوبہ کی سطح پر زمین کی قیمتوں کے تعین کیلئے ایک سروے پروگرام پر بھی کام ہو رہا ہے جس سے اراضی کی خرید و فروخت میں سہولت اور شفافیت آجائے گی۔

جناب سپیکر! عوام کے جان و مال کی حفاظت پولیس کی ذمہ داری ہے مگر عوام پولیس سٹیشن کے کلچر کی وجہ سے وہاں جانے سے کتراتے ہیں، حالانکہ پولیس کسی بھی معاشرے میں سیکورٹی کی علامت ہے، جب تک تھانے کا کلچر تبدیل نہیں ہو گا عوام میں سیکیورٹی کا احساس پیدا نہیں ہو گا۔ حکومت نے

تھانے کے کلچر کو مہذب بنانے کا عزم کیا ہے تاکہ صوبے میں امن قائم ہو اور معاشی و سماجی سر گرمیاں آزادی کے ساتھ جاری رہیں۔ صوبائی حکومت پولیس کے نوجوانوں کی قربانیوں اور شہادتوں کو بھی انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے، اس سلسلے میں صوبائی حکومت اپنے وسائل کا ایک بڑا حصہ امن وامان کی بحالی اور پولیس کی استعداد کار کو بڑھانے پر خرچ کر رہی ہے۔ امن وامان کی اہمیت کے پیش نظر موجودہ مالی سال میں پولیس کے بجٹ کو 23 ارب روپے سے بڑھا کر 27 ارب روپے کر دیا گیا۔ پولیس کو پہلی دفعہ سیاست سے پاک، بااختیار اور ایک مکمل فورس بنایا گیا ہے، (تالیاں) پولیس کی بھرتی میں میرٹ کو ترویج دینے کیلئے NTS کے ذریعے بھرتی کا نظام متعارف کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں عوام کی شکایات کا ازالہ کرنے کیلئے اور FIR کے بروقت اندارج کیلئے Online FIR درج کرنے کے نظام کا اجراء ہو چکا ہے۔ اسی طرح ٹریفک کے نظام میں جدت لانے کیلئے آن لائن چالان اور جرمانے کی ادائیگی کا نظام آزمائشی بنیادوں پر متعارف کیا جا رہا ہے۔ محکمہ پولیس میں ایک موثر شکایات سیل بھی قائم کیا گیا ہے، محکمہ کے اندر خود احتسابی کے نظام کے تحت بہت سارے کرپٹ اہلکاروں کو معطل یا نوکریوں سے برخاست کیا گیا ہے، فوری اور سستے انصاف کو یقینی بنانے کیلئے پراسیکیوشن سروسز کو بھی جدید خطوط پر منظم کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! بدامنی اور دیگر جرائم کے خلاف جہاد میں ہماری باہمت پولیس فورس کے جوانوں اور افسروں کی قربانیوں کو ساری قوم قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ امن وامان کا خواب اس وقت تک شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا جب تک پولیس کے نظام کو بین الاقوامی معیار کے مطابق نہ بنایا جائے اور پولیس کے جوانوں اور افسروں کی جدید سائنسی خطوط پر استعداد کار کو بڑھایا نہ جا سکے۔ پولیس میں تبدیلی کا آغاز پولیس سٹیشن سے ہو چکا ہے اور تھانہ کلچر میں تبدیلی کو یقینی بنانے کیلئے:

1۔ مقامی جرگہ / مصالحتی کمیٹیوں کو تھانے میں موثر کردار تفویض کیا گیا ہے۔

2۔ پولیس کیلئے اسلحہ و ایمونیشن، گاڑیاں و پٹرول و دیگر ضروری سامان کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا ہے۔

3۔ پولیس فورس میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے۔

4۔ تھانوں کی مانیٹرنگ کیلئے CCTV کیمرے نصب کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! خواتین کی عزت، احترام اور حقوق کی حفاظت حکومت کے فرائض میں شامل ہے۔ معاشرے میں خواتین کے ساتھ ہونے والی بدسلوکی، ظلم وزیادتی اور حقوق سے محرومی کے خلاف خواتین کی شنوائی اور FIR کا اندراج ایک مشکل ترین کام رہا ہے، لہذا تھانوں میں خواتین ڈیسکس قائم کئے جارہے ہیں۔ علاوہ ازیں خواتین کی ازدواجی اور گھریلو زندگی سے متعلقہ مسائل کے حل، ان کے خلاف ہر قسم کا امتیازی سلوک ختم کرنے اور انکو معاشرہ میں جائز مقام دلانے کیلئے پشاور اور ہری پور میں فیملی کورٹس قائم کی گئی ہیں، امید ہے کہ یہ خواتین کے حقوق کے تحفظ میں اہم سنگ میل ہوگا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! فلاحی ریاست کا فرض ہے کہ وہ بیواؤں اور خصوصی افراد کی نگہداشت کا مناسب بندوبست کرے۔ چنانچہ حکومت نے رواں مالی سال میں مستحق بیواؤں (تالیاں) اور خصوصی افراد کی فلاح و بہبود کیلئے 50 کروڑ روپے کی خطیر رقم سے ایک فلاحی فاؤنڈیشن قائم کی ہے جو اعداد و شمار اکٹھا کرنے کے بعد انکو اگلے مالی سال سے مالی معاونت فراہم کریگی۔

جناب سپیکر! ملک کا ہر شہری مہنگائی اور قیمتوں میں مسلسل اضافہ کی وجہ سے پریشان ہے، مہنگائی کا رجحان ماضی کی ناقص پالیسیوں کا شاخسانہ ہے۔ موجودہ صوبائی حکومت نے اپنی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے ذخیرہ اندوزی، چور بازاری، ناجائز منافع خوری اور ملاوٹ کے تدارک کیلئے صوبے کے تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں "تحفظ حقوق صارفین عدالتیں" قائم کی ہیں جس کے نتائج سامنے آنا شروع ہوگئے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمیں اس بات کا بخوبی احساس ہے کہ ہم ترقی کی منزلیں تربیت یافتہ اور تعلیم یافتہ نواجوانوں کے بغیر طے نہیں کرسکتے، اس لئے ہماری حکومت نے صوبے کے نوجوانوں کیلئے 70 ملین روپے کی لاگت سے ہر ڈویژن میں ایک یوتھ سنٹر قائم کیا ہے جہاں نہ صرف نوجوان صحت مند سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں بلکہ وہاں انکی کردار سازی اور کیریئر پر مشاورت دی جاتی ہے۔ صوبائی حکومت ایک خطیر رقم سے تمام تحصیلوں میں سٹیڈیم اور کھیلوں کے میدان تعمیر کررہی ہے۔ (قطع کلامی) اس کے علاوہ 50 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک جامع یوتھ آئی ٹی ٹریننگ پروگرام شروع کیا جارہا ہے، نوجوانوں کی معیاری تربیت کیلئے تین آئی ٹی سنٹرز آف ایکسیلینس بنائے جارہے ہیں۔ خواتین کی آئی ٹی کے شعبے میں

تربیت کیلئے آئی ٹی کورسز کا پروگرام ترتیب دیا گیا ہے اور اسکے علاوہ عوام کی سہولت کیلئے سیٹیزن فیسلیٹیشن سنٹرز بنائے جارہے ہیں اور نوجوانوں کی سرگرمیوں کیلئے کمیونٹی ہالز بھی بنائے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر! پورا ملک لوڈشیڈنگ کے باعث اندھیروں میں ڈوبا ہوا ہے، توانائی کے شدید بحران نے جہاں عام پاکستانی کو متاثر کیا ہے وہاں پہلے سے مفلوج صنعت کا پہیہ بھی جام کر دیا ہے۔ اس سے صنعتی پیداوار میں کمی اور بیروزگاری میں اضافہ ہوا ہے۔ موجودہ حکومت نے توانائی بحران پر قابو پانے کیلئے صوبائی سطح پر "انرجی ٹاسک فورس" قائم کی ہے جو بجلی کی پیداوار، ترسیل اور تقسیم کے نظام میں بہتری لانے کیلئے سفارشات دے گی۔ حکومت پن بجلی کی پیداوار بڑھانے، معیشت کو سہارا دینے اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کیلئے 7 ارب روپے کی لاگت سے ہزارہ اور مالاکنڈ میں 350 چھوٹے پن بجلی گھر تعمیر کر رہی ہے، نیز صوبے میں تیل اور گیس کے ذخائر کی تلاش، موجودہ ذخائر کو ترقی دینے اور ان سے بھرپور استفادہ کرنے کیلئے "خیبر پختونخوا آئل اینڈ گیس کمپنی" قائم کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! صوبہ خیبر پختونخوا کے کئی شعبوں میں سرمایہ کاری کی گنجائش موجود ہے، حکومت نے اقتصادی بحالی پروگرام کے تحت صوبے میں "بورڈ آف انوسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ" قائم کیا ہے جو سرمایہ کاری کیلئے سازگار ماحول پیدا کرنے کیلئے کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! ملک کی ترقی صرف حکومتی اقدامات کی مرہون منت نہیں ہوتی بلکہ اس میں نجی شعبے کا بھی بہت بڑا کردار ہوتا ہے۔ حکومتی اور نجی شعبے کے وسائل، تجربہ اور منصوبہ بندی کی اشتراک سے زیادہ نتائج دیئے جاسکتے ہیں کیونکہ صوبہ کے پاس وسائل کی کمی کی وجہ سے ترقیاتی کاموں کیلئے مالی گنجائش کم ہوتی ہے، لہذا فیصلہ کیا گیا ہے کہ نجی شعبے کی سرکاری شعبہ کے فلاحی و ترقیاتی منصوبوں میں سرمایہ کاری کو بڑھایا جائے۔ اس مقصد کیلئے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ ایکٹ 2014 منظور کیا گیا ہے جسکے ذریعے ترقیاتی منصوبوں کی تعمیر اور دیکھ بھال میں نجی شعبے کی شرکت کو یقینی بنایا جارہا ہے۔ (تالیاں) اس کے علاوہ صوبے میں تعمیراتی کام بہتر بنانے اور کمیشن مافیا کی حوصلہ شکنی کیلئے کنسلٹنٹس کی خدمات حاصل کرنے کا طریقہ کار بھی رائج کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! خیبر پختونخوا کا ایک بڑا مسئلہ بے روزگاری کا ہے، ہمارے تعلیم یافتہ اور جفاکش نوجوان بے روزگاری کے ہاتھوں در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ ہماری حکومت نے اپنے محدود وسائل کے باوجود صوبے سے بے روزگاری کا خاتمہ کرنے کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے، چنانچہ رواں مالی سال میں بے روزگاری کے خاتمے کیلئے 2ارب 70 کروڑ روپے کے رولنگ فنڈ سے "خود کفالت سکیم" کے تحت شخصی ضمانت پر 50ہزار سے 2لاکھ روپے تک کے بلاسود قرضے جاری کئے جا رہے ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! بلدیاتی حکومتوں کا قیام آئین پاکستان کا تقاضا ہے، اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی عوام کی شرکت سے جامع اور دیرپا دیہی ترقی، عوام کو انکی دہلیز پر بنیادی خدمات کی فراہمی، جمہوری رویوں کو پروان چڑھانے اور معاشرہ میں اجتماعیت کے فروغ کیلئے بلدیاتی حکومتوں کا قیام ناگریز ہے۔ اس معزز ایوان نے بلدیاتی حکومتوں کا قانون مجریہ 2013 منظور کیا ہے جس کے تحت ضلعی حکومتوں کا موثر نظام قائم کیا جائے گا۔ اس نظام کے تحت اختیارات ویلج کونسل اور محلے تک منتقل کئے گئے ہیں، اس قانون کے منظور ہونے کے بعد محکمہ بلدیات نے بلدیاتی انتخاب کے انعقاد کیلئے تمام جملہ انتظامات بشمول حلقہ بندیوں کا کام مکمل کر لیا ہے (تالیاں) جبکہ تقریباً چار ہزار ویلج کونسلیں بھی بنالی ہیں اور اگلے مالی سال کے بجٹ میں (تالیاں) اس مقصد کیلئے ایک ارب روپے مختص کر دیئے گئے ہیں جبکہ پانچ ہزار سے زائد آسامیوں کی منظوری بھی دی جا چکی ہے۔ (تالیاں) اب بلدیاتی انتخابات کے شفاف طریقے سے انعقاد میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے، لہذا لازم ہے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان بائیو میٹرک سسٹم کے تحت فوری طور پر خیبر پختونخوا میں بلدیاتی الیکشن کی تاریخ کا اعلان کرے۔ (تالیاں) علاوہ ازیں ضلعی حکومتوں کو مالی طور پر خود کفیل اور خود مختار بنانے کیلئے صوبائی آمدنی کا 30 فیصد حصہ مقامی حکومتوں کو منتقل کیا جائے گا۔ ہمارا عزم ہے کہ اختیارات گاؤں کی سطح پر منتقل ہوں اور ضلعی سطح پر حقیقی ضلعی گورنمنٹ قائم ہو۔ مجھے یہ بیان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ دوسرے صوبوں کے برعکس ہمارے صوبے کا بلدیاتی نظام ایک حقیقی تبدیلی کے ذریعے اختیارات اور وسائل کی نچلی سطح تک منتقلی کو یقینی بنائے گا۔ صوبائی حکومت

ضلعی نظام کی ترقی اور کامیابی کیلئے ممکنہ اقدامات کر رہی ہے، اس مقصد کیلئے ضلعی ترقیاتی فنڈ کی مد میں 5 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(تالیاں)

لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کو صدر سے منظوری کے بعد ملاکنڈ ڈویژن کے 7 اضلاع تک توسیع دے دی گئی ہے۔ نئے بلدیاتی نظام میں گاؤں کو بنیادی اور اہم ترین اکائی کی حیثیت حاصل ہو گی۔ مقامی حکومتوں کے ذریعے ملاکنڈ ڈویژن کے 6 اضلاع میں مربوط ترقی کیلئے District Development Strategies کی بنیاد پر Community Driven Local Development پروگرام شروع کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! صحافت ریاست کا چوتھا ستون ہے۔ یہ معاشرے کا آئینہ ہے اور حکومت کی کوتاہیوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ ہمیں صحافت کے پیشے سے وابستہ خواتین وحضرات کی مشکلات کا ادراک ہے اس لئے حکومت انکی فلاح و بہبود کیلئے 5 کروڑ روپے کی Seed Money سے ایک فلاحی انڈومنٹ فنڈ قائم کر دیا ہے۔ (تالیاں) اس کے علاوہ مردان میں میڈیا کالونی کا قیام تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔ اگلے مالی سال میں پشاور میں ایک میڈیا انکلیو (Media Enclave) قائم کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! پشاور صوبے کے ماتھے کا جھومر ہے اور اس کا حسن پورے صوبے کا حسن ہے۔ (تالیاں) موجودہ حکومت نے اقتدار میں آتے ہی پشاور کو صاف ستھرا اور سرسبز بنانے کے ایک جامع منصوبے "کلین اینڈ گرین پشاور" پر فوری طور پر کام کا آغاز کیا تاکہ پشاور کی تاریخی عظمت رفتہ کو بحال کیا جائے اور پشاور کو دوبارہ پھولوں اور باغات کا شہر بنایا جائے۔ (تالیاں) پشاور کیلئے 29 ارب روپے کی لاگت سے 69 منصوبے شروع کئے گئے ہیں جن کیلئے موجودہ مالی سال کے دوران 7 ارب روپے جاری کئے گئے ہیں۔ (تالیاں) کئی منصوبے مکمل کئے گئے اور اگلے مالی سال کے دوران مختلف منصوبوں پر 7 ارب 46 کروڑ 70 لاکھ روپے خرچ کئے جائینگے۔ صوبائی دارالحکومت پشاور میں ٹریفک کے نظام، نکاسی آب، صفائی اور پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو بہتر بنانے کیلئے جامع حکمت عملی مرتب کی گئی ہے جس کے تحت حیات آباد فیز تھری اور جمرود روڈ کے سنگم پر فلائی اوور کی تعمیر، سیوریج سسٹم اور فضلہ کو تلف کرنے

کے منصوبے شروع کئے گئے ہیں۔اس کے علاوہ پشاور شہر میں Mass Transit System متعارف کرانے کیلئے بھی منصوبہ بندی کا آغاز کیا جارہا ہے، (تالیاں) شہر کی بڑی شاہراہوں پر ٹریفک کا بوجھ کم کرنے کیلئے نئے لنک روڈز کی تعمیر اور پرانی سڑکوں کو بہتر کیا جارہا ہے۔ نیز پشاور کی خوبصورتی اور رونقیں بحال کرنے اور شہری آبادی کو مختلف دشواریوں سے نکالنے کیلئے ڈھائی ارب روپے کی خطیر رقم سے Peshawar Uplift Program کے تحت کئی منصوبوں پر کام جاری ہے جس میں سے بیشتر کام اس سال مکمل کیا جائیگا۔اس کے علاوہ صوبائی دارالحکومت کی تزئن اور آرائش کے ساتھ ساتھ موجودہ حکومت نے پہلی مرتبہ شہری ترقی کے پروگرام کو وسعت دیتے ہوئے تمام ڈویژنل ہیڈکوارٹرز کیلئے بھی جامع منصوبہ بندی کی ہے جس میں بچت بازار، شاہرات کی بہتری، بوسیدہ پانی کے پائپوں کی تبدیلی اور مذبح خانوں کی بہتری شامل ہے۔ ان منصوبوں کی تکمیل اور جدید سہولتوں کے میسر ہونے پر شہریوں کی دشواریاں کم ہو جائینگی۔

جناب سپیکر! غیر ترقیاتی اخراجات کو کنٹرول کرنے کیلئے حکومت نے ایک مربوط حکمت عملی اختیار کی ہے اور سرکاری مکانات، سرکاری گاڑیوں اور ان سے متعلقہ غیر ترقیاتی اخراجات کو کنٹرول کرنے کیلئے مانیٹرائزیشن کمیٹیاں قائم کی ہیں جبکہ عوامی کفایت شعاری کیلئے ایک الگ کمیٹی بھی کام کر رہی ہے۔ان اقدامات کے دوررس نتائج حاصل ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! موجودہ حکومت نے رواں مالی سال کے بجٹ میں بہتر مانیٹرنگ کیلئے ہر محکمے کی کارکردگی کے اہداف مقرر کئے اور اس طرح مالیاتی اصلاحات کے تحت بجٹ کو بھی کارکردگی کے ساتھ منسلک کیا گیا۔ محکموں کی صوابدید پر وسائل کی تقسیم کیلئے Ceiling مقرر کی گئی اور اس کیلئے بھی کارکردگی کے اہداف رکھے گئے۔ کارکردگی کے یہ اہداف محکمہ خزانہ کی ویب سائٹ پر جاری کئے گئے ہیں، اس طرح اب تمام محکمے اپنی کارکردگی کے اہداف پورا کرنے کیلئے صوبائی کابینہ اور عوام کے سامنے جوابدہ ہونگے۔

جناب سپیکر! حکومت کے اصلاحاتی ایجنڈے کی تکمیل کیلئے چیف سیکرٹری کی زیر نگرانی قائم Reforms Implementation Cell کو مزید فعال بنایا گیا ہے جبکہ چیف سیکرٹری کے دفتر میں ایک Change Management Unit بھی قائم کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! آئین پاکستان کے آرٹیکل 161 کے تحت صوبوں میں واقع پن بجلی گھروں کا منافع صوبے کا حق ہے، یہ ہمارے صوبے کی آمدن کا اہم ذریعہ ہے، تاہم اس سلسلے میں ہمارے صوبے کے ساتھ مسلسل ناروا سلوک روا رکھا جارہا ہے اور ہمارے آئینی حق کی ادائیگی سے انکار کیا جارہا ہے جو کہ آئین کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ واپڈا کسی بھی فارمولے پر بجلی کے خالص منافع کی ادائیگی پر رضامند نہیں، خالص منافع کا تعین اے جی این قاضی فارمولے کے تحت 1991 میں کیا گیا جس کی مالیت اس سال کیلئے 6 ارب روپے مقرر کی گئی تھی جس میں ہر سال اضافہ ہونا تھا لیکن وفاقی حکومت نے اس کو 6 ارب روپے پر منجمد کردیا۔ اگرچہ ثالثی ٹریبونل کے ذریعے صوبے کو 1991 سے 2005 تک بجلی کے خالص منافع کے بقایاجات ادا کئے گئے لیکن اس کے بعد کے سالوں کیلئے مذکورہ رقم کی مقدار کا اے جی این قاضی فارمولے کے تحت تعین نہیں کیا گیا۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ واپڈا اور وفاقی حکومت 6 ارب روپے سالانہ کی رقم کی ادائیگی بھی طے شدہ شیڈول کے مطابق نہیں کرتی جس کی وجہ سے اس سال جون تک اس مد میں 5 ارب اور 40 کروڑ کی رقم واپڈا اور وفاقی حکومت کے ذمے واجب الادا ہے جبکہ ثالثی ٹریبونل کے فیصلے کے تحت صوبے کو 56 ارب 59 کروڑ روپے کی مزید رقم بھی بقایا ہے۔ اس ضمن میں محکمہ خزانہ حکومت پاکستان کی ذیلی ٹیکنکل کمیٹی اور ٹیکنکل سب کمیٹی نے جولائی 2005 سے جون 2012 تک مزید 45 ارب روپے کے منافع کے بقایاجات صوبے کو ادا کرنے کی سفارش کی ہے اور اس سے آگے خالص منافع کی ادائیگی کے نئے نرخ کا بھی تعین کیا ہے جس کی رو سے واپڈا اور وفاق کے ذمے اس وقت صوبے کے کم از کم 140 ارب روپے واجب الادا ہیں۔ اس رقم کی عدم ادائیگی سے ہماری منصوبہ بندی اور وسائل کی تقسیم کا عمل بری طرح متاثر ہورہا ہے۔ میں اس معزز ایوان کی وساطت سے وفاقی حکومت سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ آئین پاکستان کی پاسداری کرتے ہوئے صوبے کو بلاتاخیر اس کا آئینی حق دیا جائے، ہمیں امید ہے کہ وفاقی حکومت نہ صرف بقایاجات کی ادائیگی کرے گی بلکہ اس مسئلے کا مستقل حل نکال کر صوبے اور وفاق کے درمیان اعتماد کی فضاء بحال کرنے میں اپنا کردار بھی ادا کریگی۔ میں تمام اپوزیشن جماعتوں سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ سیاسی مفادات سے بالاتر ہوکر صوبہ کے وسیع تر مفاد کیلئے اس معاملے میں ہمیں مکمل تعاون فراہم کریں۔

جناب سپیکر! بدامنی، بنیادی ڈھانچے کی ابتری اور غیر سازگار ماحول نے ہمارے صوبے کی معیشت تباہ کر کے رکھ دی ہے جس کی وجہ سے ہمارے اپنے محاصل بہت کم ہیں اور ہمیں اپنی ضروریات پورا کرنے کیلئے زیادہ تر وفاق پر انحصار کرنا پڑتا ہے جس سے عمومی اور ترقیاتی منصوبوں پر عمل درآمد میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ میں یہاں یہ بات بھی اس معزز ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ حکومت نے تعلیم اور صحت کے تکمیل شدہ منصوبوں کیلئے انسانی وسائل مہیا کئے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے خزانے پر بے پناہ بوجھ پڑا ہے۔ ان تمام مشکلات کے باوجود ہم نے کوشش کی ہے کہ ہم اپنے غیر ترقیاتی اخراجات کو مزید کم کر کے ترقیاتی کاموں کیلئے Fiscal Space بڑھائیں اور ترقیاتی کاموں کیلئے اضافی وسائل مہیا کریں۔

جناب سپیکر! مجھے اس معزز ایوان کے سامنے یہ بیان کرتے ہوئے انتہائی مسرت ہو رہی ہے کہ تمام تر مالی مشکلات کے باوجود موجودہ مخلوط حکومت نے گزشتہ ایک سال میں صوبے میں بہترین مالی نظم وضبط قائم کیا ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ تمام تر سیاسی اختلافت کے باوجود وفاقی حکومت نے صوبہ خیبر پختونخوا کے بہتر کیش بلینس مینجمنٹ پر رواں مالی سال میں حکومت خیبر پختونخوا کو ایک ارب 50 کروڑ 44 لاکھ روپے کا ترغیبی بونس دیا ہے۔ (تالیاں) اس ضمن میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دیگر صوبوں میں جن کا مجموعی بجٹ اور وفاقی حکومت سے رقومات کی ترسیل ہمارے صوبے کی نسبت کئی گنا زیادہ ہے لیکن اس کے باوجود انعامی بونس حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

جناب سپیکر! اب میں آئندہ مالی سال کیلئے ہماری حکومت کی ترجیحات کا مختصر ذکر کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ:

1۔ اچھی اور سادہ طرز حکمرانی اور پر تعیش اخراجات کا خاتمہ،

2۔ سماجی شعبے بالخصوص تعلیم اور صحت کیلئے ایمرجنسی بنیادوں پر کام جاری رکھنا،

3۔ بلدیاتی انتخابات کا فوری انعقاد یقینی بنانا،

4۔ صوبے کے تباہ حال انفراسٹرکچر اور معیشت کی بحالی کیلئے جدوجہد جاری رکھنا،

5۔ عوام کو لوڈشیڈنگ کے عذاب سے نجات دلانے کیلئے ہائیڈل،

6۔ تھرمل اور شمسی توانائی کے منصوبوں کو جلد پایہ تکمیل تک پہنچانا اور نئے منصوبے شروع کرنا،

7۔ مہنگائی، بے روزگاری اور ناانصافی کے خاتمے اور خدمات کی بہتر فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے کوششیں جاری رکھنا،

8۔ صنعتوں کی بحالی، چھوٹے صنعتوں کی ترقی اور مزدوروں کے حقوق کا تحفظ،

9۔ صوبے کی آمدنی میں اضافہ اور وفاق سے صوبے کے حقوق واگزار کرنا،

10۔ صوبے سے وی آئی پی کلچر کا خاتمہ کرنا،

11۔ اقلیتوں اور ان کی عبادت گاہوں کا مکمل تحفظ کرنا۔

جناب سپیکر! اس سے قبل کہ میں مذکورہ بالا مسائل کے حل کیلئے اپنی حکومت کی جامع پالیسیوں اور مستقبل کے لائحہ عمل کا اس معزز ایوان کے سامنے احاطہ کروں، میں ضروری سمجھتا ہوں کہ رواں مالی سال کے اخراجات جاریہ کے نظرثانی شدہ تخمینہ جات اور سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 2013-14 کے نظرثانی شدہ تخمینہ جات اس معزز ایوان کے سامنے پیش کروں۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کی اجازت سے مالی سال 2013-14 کے وصولیات کے نظرثانی شدہ تخمینہ جات اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

2013-14 کے بجٹ میں کل وصولیات کا تخمینہ 344 ارب روپے لگایا گیا تھا جبکہ نظرثانی شدہ وصولیوں کا تخمینہ 341 ارب، 84 کروڑ، 76 لاکھ روپے ہے۔

جناب سپیکر! اب میں نظرثانی شدہ اخراجات برائے مالی سال 2013-14 پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

رواں مالی سال 2013-14 کیلئے کل اخراجات کا تخمینہ 344 ارب روپے لگایا گیا تھا جو کہ رواں مالی سال کے آخری سہ ماہی میں نظرثانی کے بعد 341 ارب 84 کروڑ 76 لاکھ روپے ہے۔

جناب سپیکر! اب میں اس ایوان کے سامنے اخراجات جاریہ اور ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 2013-14 کے تخمینہ جات اور اخراجات کا میزانیہ پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

اخراجات جاریہ 14-2013 کی مد میں بجٹ کا تخمینہ 211 ارب روپے لگایا گیا تھا، نظرثانی شدہ تخمینہ جات میں یہ رقم بڑھ کر 222 ارب روپے ہو گئی جو کہ ابتدائی بجٹ تخمینہ جات سے تقریباً 5.21 فیصد زیادہ ہے۔

مالی سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا کل حجم 118 ارب روپے تھا جو نظرثانی کے بعد 104 ارب 84 کروڑ 76 لاکھ روپے ہو گیا ہے۔ خالصتاً صوبائی اے ڈی پی کا کل حجم 83 ارب روپے تھا جو نظرثانی کے بعد 80 ارب 15 کروڑ 39 لاکھ روپے ہو گیا ہے۔ اس طرح بیرونی امداد کی مد میں 35 ارب روپے متوقع تھے جبکہ نظرثانی شدہ حجم 21 ارب، 6 کروڑ رہا۔ اس کے علاوہ پی ایس ڈی پی کی مد میں 3 ارب 63 کروڑ 36 لاکھ روپے وفاقی حکومت سے موصول ہوئے۔ رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں منصوبوں کی کل تعداد 989 تھی، ان میں سے 611 جاری اور 378 نئے منصوبے شامل تھے، رواں مالی سال کے اختتام تک ان شاءاللہ 209 منصوبے مکمل ہونے کی امید ہے۔

جناب سپیکر! میں آئندہ مالی سال 15-2014 کا بجٹ پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

آئندہ مالی سال میں صوبے کو حاصل ہونے والے کل محاصل کا تخمینہ 404 ارب 80 کروڑ روپے ہے جو رواں مالی سال کی نسبت تقریباً 18 فیصد زیادہ ہے (تالیاں) جبکہ اخراجات کا تخمینہ بشمول سالانہ ترقیاتی پروگرام بھی 404 ارب 80 کروڑ روپے لگایا گیا ہے، اس طرح یہ ایک متوازن بجٹ ہے، ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر! مجھے یہ بیان کرتے ہوئے مسرت ہو رہی ہے کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں خیبر پختونخوا کے عوام پر کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا ہے، (تالیاں) تاہم موجودہ ٹیکسوں کی شرح میں معمولی ردوبدل کیا گیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

جناب سپیکر! ہمارے صوبے کے اپنے محصولات انتہائی کم ہیں، لہذا صوبے کے وسائل میں اضافہ ناگزیر ہے لیکن حکومت کو یہ بھی احساس ہے کہ عوام پر نیا ٹیکس لگا کر مزید بوجھ نہیں ڈالا جا سکتا، اس لئے محض ٹیکسوں میں منصفانہ اضافہ اور ضروری ردوبدل تجویز کیا گیا ہے۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ صرف

زیادہ آمدنی والے طبقہ پر ٹیکس کی شرح کو بڑھایا جائے اور متوسط اور کم آمدنی والے شہریوں کو ریلیف فراہم کی جائے جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

- غیر منقولہ کمرشل جائیداد جس میں رہائشی فلیٹس اور کثیر منزلہ عمارتیں شامل ہیں، کی خرید و فروخت پر 2 فیصد کیپٹل ویلیو ٹیکس لاگو کیا گیا تھا لیکن اس کے ساتھ شرط یہ عائد کی گئی کہ ٹیکس کی دو فیصد شرح کسی صورت میں بھی دس روپے فی مربع فٹ تعمیراتی رقبہ سے کم نہیں ہوگی۔ اس شرط سے ٹیکس کی وصولی میں کئی رکاوٹیں موجود تھیں، لہذا اس شرط کو نرم کرنے کیلئے اس کو مزید بہتر بنایا گیا ہے۔ اب ٹیکس دس روپے فی مربع فٹ کی شرح کو کم کر کے تعمیراتی رقبہ کی درجہ بندی کے مطابق کرنے کی تجویز ہے۔
- UIP ٹیکس کی مد میں 15 سے 20 مرلہ کے گھروں پر ٹیکس کی شرح انتہائی کم تھی، ٹیکس شیڈول کو مزید فعال بنانے کیلئے 18 مرلہ یا اس سے اوپر والے گھروں کی ٹیکس شرح میں اضافے کی تجویز ہے۔
- UIP ٹیکس کے شیڈول دوئم جس میں غیر منقولہ کمرشل جائیداد کا ذکر ہے، میں بھی اصلاحات لانے کی تجویز ہے۔
- ایسی زمین یا عمارات جو کہ انٹینا یا موبائل فون ٹاور کیلئے استعمال ہوتی ہیں، ان پر سالانہ کرایہ کے حساب سے یکساں شرح سے 20 فیصد UIP ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ اب یہ ٹیکس صوبائی ہیڈ کوارٹر، ڈویژنل ہیڈ کوارٹر اور ضلع ہیڈ کوارٹر میں مختلف شرح سے وصول کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ضلعی سطح کے مضافاتی علاقوں میں بھی UIP ٹیکس کا دائرہ بڑھانے کی تجویز ہے۔
- چھ ہزار ماہانہ آمدنی پر پروفیشنل ٹیکس کی چھوٹ تھی، اب اسے بڑھا کر دس ہزار ماہانہ کرنے کی تجویز ہے، اس سے کم آمدن والے طبقہ کو ریلیف ملے گی۔
- پروفیشنل ٹیکس کی مختلف کیٹیگری کیلئے ٹیکس کی شرح کو بڑھانے کی تجویز ہے جس میں بڑے بڑے پرائیویٹ تعلیمی ادارے، پرائیویٹ ہسپتال اور زیادہ آمدنی والے ادارے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ پروفیشنل ٹیکس کا دائرہ بڑھانے کی بھی تجویز ہے۔

- ٹوبیکو ڈیولپمنٹ سیس کی شرح 2011 میں بڑھائی گئی تھی، مارکیٹ میں بڑھتی ہوئی قیمتوں کے پیش نظر اس ٹیکس میں مناسب اضافے کی تجویز ہے۔ ٹیکس کی جمع شدہ رقم صرف ان علاقوں کی ترقی پر خرچ ہو گی جہاں سے یہ وصول ہو گی۔
- لینڈ ٹیکس اور زرعی آمدنی پر ٹیکس انتہائی اہمیت کے حامل ہیں، تاہم ان کی وصولی اور موجودہ شرح انتہائی کم ہے۔ ان ٹیکسوں کی موجودہ شرح میں مناسب اضافے کی تجویز ہے۔
- آئین میں اٹھارہویں ترمیم کے بعد خدمات پر سیل ٹیکس کی وصولی صوبوں کو سونپی گئی تھی۔ صوبائی حکومت نے موجودہ مالی سال کے آغاز سے خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی قائم کی ہے جس سے خدمات پر سیلز ٹیکس کی وصولی کے ساتھ ساتھ اس ٹیکس سے وابسطہ مختلف امور کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اس معزز ایوان کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ اتھارٹی اپنے قیام کے پہلے ہی سال بجٹ کے اہداف حاصل کر لے گی بلکہ ان اہداف سے بھی زیادہ ٹیکس اکٹھا ہونے کی توقع ہے۔ مزید برآں سیلز ٹیکس کے فرسٹ شیڈول میں ترمیم کی تجویز ہے۔ چونکہ حکومت سیکنڈ شیڈول میں بذریعہ نوٹیفیکیشن قابل ٹیکس خدمات کا تعین کرنے کی مجاز ہے اس لئے فرسٹ شیڈول میں ترمیم سے بذریعہ نوٹیفیکیشن مزید قابل ٹیکس خدمات سیکنڈ شیڈول میں شامل ہو جائیں گی۔
- حکومت نے کاروباری طبقے کی حوصلہ افزائی کیلئے خدمات پر سیلز ٹیکس کی شرح 16 فیصد سے کم کر کے 15 فیصد کر دی ہے۔ اس طرح مذکورہ طبقے کو ٹیکس کی ادائیگی میں 6.25 فیصد فائدہ ہو گا۔
- محکمہ ٹرانسپورٹ کے ذریعے مختلف روٹ پرمٹ، پارکنگ فیس اور دیگر فیسوں کی وصولی کی جاتی ہے، ان فیسوں کی شرح میں بھی معمولی اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔
- نا قابل ٹیکس آمدن کے مختلف ذرائع جن میں جنگلات، معدنیات، صنعت اور سیاحت کے شعبہ جات شامل ہیں، سے وصول کی جانے والی فیسوں اور رائلٹی کی موجودہ شرح انتہائی کم ہے، لہذا ان شعبہ جات سے حاصل ہونے والی آمدن کی مختلف مدوں کی شرح میں مناسب اضافہ کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال کی محصولات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

- مرکزی ٹیکسوں میں سے صوبے کو 227 ارب 12 کروڑ 12 لاکھ روپے ملنے کا امکان ہے جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 14.55% زیادہ ہے۔
- بدامنی کے خلاف جنگ کے اخراجات کے طور پر 27 ارب 29 کروڑ 2 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 14.55% فیصد زیادہ ہے۔
- صوبے کے جنوبی اضلاع میں تیل و گیس کی پیداوار پر رائلٹی کی مد میں 29 ارب 26 کروڑ 34 لاکھ 51 ہزار روپے دستیاب ہو سکیں گے جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 6.4 فیصد زیادہ ہے۔
- سروسز پر جنرل سیلز ٹیکس سے 12 ارب روپے ملنے کی توقع ہیں جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 100 فیصد زیادہ ہے۔
- صوبے کے اپنے دیگر محاصل سے تقریباً 13 ارب 93 کروڑ 7 لاکھ 77 ہزار روپے وصولی کا امکان ہے، رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 63 فیصد زیادہ ہے۔
- صوبے میں واقع اپنے وسائل سے قائم شدہ پن بجلی گھروں سے 2 ارب 85 کروڑ روپے ملنے کا امکان ہے جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 21 فیصد زیادہ ہے۔اس طرح صوبے کے اپنے محاصل کا مجموعی حجم 28 ارب 78 کروڑ 7 لاکھ 77 ہزار روپے ہوگا جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 70 فیصد زیادہ ہے۔
- بجلی کے خالص منافع کی مد میں 12 ارب روپے ملنے کی توقع ہے جبکہ خالص منافع کے بقایات جات کی مد میں 32 ارب 27 کروڑ روپے فراہم کرنے کا وفاقی حکومت نے یقین دلایا ہے۔
- دیگر متفرق وسائل سے 72 کروڑ 70 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے۔
- اسی طرح Foreign Project Assistance کی مد میں 35 ارب 35 کروڑ روپے ملنے کی توقع ہے۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال میں اخراجات کا تخمینہ 404ارب 80 کروڑ روپے ہے جس میں 265ارب روپے اخراجات جاریہ کیلئے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں رکھی گئی رقوم کے نسبت تقریباً17.26 فیصد زیادہ ہیں۔ چیدہ چیدہ اخراجات کی تفصیل کچھ یوں ہے:

- تعلیم کیلئے 80ارب 72 کروڑ 93لاکھ روپے رکھے گئے ہیں جو رواں مالی سال کی نسبت 21 فیصد زیادہ ہیں۔
- صحت کیلئے 25ارب 23 کروڑ 71لاکھ 23 ہزار روپے رکھے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت تقریباً گیارہ فیصد زیادہ ہیں۔
- سماجی بہبود، خصوصی تعلیم وترقی وخواتین کیلئے ایک ارب 11 کروڑ 41لاکھ 57ہزار روپے رکھے گئے ہیں جو رواں مالی سال کی نسبت 20 فیصد زیادہ ہیں۔
- پولیس کیلئے 28ارب 53 کروڑ 46لاکھ 30ہزار روپے رکھے گئے ہیں جو رواں مالی سال کی نسبت 20 فیصد زیادہ ہیں۔
- آبپاشی کیلئے 3ارب 20 کروڑ 66لاکھ 51ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت تین فیصد زیادہ ہیں۔
- فنی تعلیم اور افرادی تربیت کیلئے 2ارب 17 کروڑ 33لاکھ 78 ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت دس فیصد زیادہ ہیں۔
- زراعت کیلئے 3ارب 14 کروڑ 29لاکھ 59 ہزار روپے مختص کئے گئے جو کہ رواں مالی سال کی نسبت آٹھ فیصد زیادہ ہیں۔
- ماحولیات اور جنگلات کیلئے ایک ارب 65 کروڑ 18 لاکھ 96 ہزار روپے مختص کئے گئے جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 30 فیصد زیادہ ہیں۔
- مواصلات وتعمیرات کیلئے 5ارب 26 کروڑ 96 لاکھ 92 ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت سات فیصد زیادہ ہیں۔

- پنشن کیلئے 30 ارب 81 کروڑ90 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت28فیصد زیادہ ہیں۔
- گندم پر سبسڈی کیلئے 2ارب 71 کروڑ 49لاکھ روپے مختص کئے گئے جو کہ رواں مالی سال کی نسبت9فیصد زیادہ ہیں۔اور
- قرضوں پر مارک اپ کی ادائیگی کیلئے 13ارب09 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت17 فیصد زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر! ہماری مخلوط حکومت نے مالیاتی نظم وضبط کو موثر بنانے کیلئے رواں مالی سال کی طرح اگلے سال کے بجٹ کو بھی تین حصوں یعنی فلاحی بجٹ، ترقیاتی اور انتظامی بجٹ میں تقسیم کیا ہے۔

آئندہ مالی سال کے جاریہ بجٹ میں 219ارب 69 کروڑ 45لاکھ روپے فلاحی بجٹ کیلئے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کہ کل بجٹ کا 54.27 فیصد ہے۔اس طرح یہ رقم مالی سال رواں مالی سال کے مقابلے میں17.50 فیصد زیادہ ہے۔

اسی طرح انتظامی بجٹ کیلئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 45ارب30 کروڑ54لاکھ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کہ کل بجٹ کا11.19% ہے اور رواں مالی سال کی نسبت16.08 فیصد زیادہ ہے۔

ترقیاتی بجٹ کیلئے آئندہ مالی سال 139ارب80 کروڑ50 لاکھ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کل بجٹ کا 34.54 فیصد بنتا ہے اور رواں مالی سال کی نسبت18.48 فیصد زیادہ ہے۔ترقیاتی بجٹ میں اس امر پر خصوصی توجہ دی گئی ہے کہ وہ جاری سکیمیں جن کی تکمیل سے عوام کو زیادہ سے زیادہ فائدہ یقینی ہے،انہیں پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے اولین ترجیح کے طور پر فنڈز کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

جناب سپیکر! اب میں اس معزز ایوان کے سامنے سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 کے اہم نکات پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

- سالانہ ترقیاتی پروگرام کا کل حجم 139ارب80 کروڑ50لاکھ روپے ہے جس میں 39ارب 75 کروڑ50لاکھ روپے بیرونی امداد بھی شامل ہے۔

- آئندہ مالی سال کا صوبائی ترقیاتی پروگرام 100ارب 5 کروڑ روپے ہے جو کہ رواں مالی سال کے منظور شدہ تخمینہ سے 20.5فیصد زیادہ ہے۔
- صوبائی ترقیاتی پروگرام 1251 منصوبوں پر مشتمل ہے جس میں 711 جاری اور 540 نئے منصوبے شامل ہیں۔
- یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 کی تیاری میں ہم نے زیادہ رقوم جاری منصوبوں کیلئے مختص کیں تاکہ ان کی فوری تکمیل سے عوام الناس کو نہ صرف فائدہ پہنچے بلکہ Throw forward liability کو کم سے کم کیا جاسکے۔

جناب سپیکر! تعلیم انفرادی اور اجتماعی طور پر سب کیلئے اہم ہے تعلیم کا بنیادی مقصد اسلامی اصولوں کے مطابق اعلیٰ کردار کی تعمیر اور معاشرتی نظم وضبط پیدا کرنا ہے۔ جن قوموں نے تعلیم وتربیت پر توجہ دی، وہ ترقی کی بلندیوں کو چھو رہی ہیں لیکن ماضی میں ہمارے ملک میں تعلیم کے شعبے کو یکسر نظر انداز کیا گیا جس کا خمیازہ ہم آج معاشرتی، معاشی اور سیاسی تنزلی کی صورت میں بھگت رہے ہیں۔ ہماری حکومت نے تعلیم کو ترجیح دیتے ہوئے موجودہ مالی سال میں تعلیمی ایمرجنسی کے نفاذ کا اعلان کیا جس کے تحت 50 کروڑ روپے کی لاگت سے وزیر اعلیٰ انڈومنٹ فنڈ قائم کیا اور صوبے میں یکساں نظام تعلیم رائج کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ معاشرے کے تمام طبقات کو تعلیم کے یکساں مواقع حاصل ہوں۔ الحمد للہ مجھے یہ بیان کرنے میں خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ صوبے میں یکساں نظام تعلیم کا اجراء ہو چکا ہے، خواندگی کی شرح بڑھانے کیلئے امسال خصوصی داخلہ مہم کے ذریعے تقریباً سات لاکھ بچوں کو سکولوں میں داخل کیا گیا اور 54لاکھ 15ہزار 662 طلباء وطالبات کو مفت درسی کتب فراہم کیں۔ مزید برآں صوبے کو پوسٹ گریجویٹ بے روزگار طلباء کو ماہانہ دوہزار روپے کے وظائف کا پروگرام شروع کیا۔ بھوت سکولوں اور موجودہ سکولوں میں بنیادی سہولیات کے فقدان کی نشاندہی، اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنانے اور ترک تعلیم کی شرح کو کم کرنے کیلئے مانیٹرنگ کا ایک مفصل اور موثر نظام تشکیل دیا گیا اور سکولوں کی بہتر انتظامی نگرانی کیلئے کلسٹر سسٹم رائج کیا گیا جس کے تحت سکولوں کے گروپس بنا کر ان کو نزدیک ترین ہائی سکول کے پرنسپل کے زیر نگرانی کر دیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ "تعمیر سکول" پروگرام کا ایک پلیٹ فارم بھی فراہم کیا گیا ہے جس سے والدین اساتذہ کونسل (PTC) آن لائن ادائیگیوں کے ذریعے مخیر شہریوں اور تنظیموں کی جانب سے وصول ہونے والی رقوم کو سکول کی بنیادی سہولیات فراہم کرنے پر خرچ کرینگے اور اس فنڈ کو آن لائن مانیٹر کیا جا سکے گا۔

یہ نظام پاکستان اور عالمی سطح پر عطیات دینے والے افراد اور اداروں کو یہ موقع فراہم کریگا کہ وہ اپنے عطیات کے ذریعے کسی مخصوص سکول میں ہونے والی بہتری کو خود دیکھ سکیں۔ مجموعی طور پر رواں مالی سال کے دوران تعلیم کے شعبے میں 13 ارب 87 کروڑ 47 لاکھ روپے مالیت کے 98 منصوبے شروع کئے گئے جن میں سے 33 منصوبے مکمل کئے گئے، ان منصوبوں کے چیدہ چیدہ اہداف یہ ہیں:

1) 1226 طلبہ کو "ستوری د پختونخوا" منصوبے کے تحت وظائف دیئے گئے۔
2) "روخانہ پختونخوا" پروگرام کے تحت 500 بچوں کو مفت سکولوں میں مالی معاونت دی گئی۔
3) 170 سکولوں میں آئی ٹی لیبارٹریز کے قیام کا منصوبہ شروع کیا گیا۔
4) 43 لاکھ 69 ہزار طالبات کو دو سو روپے ماہانہ وظائف دیئے گئے۔
5) کوہاٹ اور چترال میں پبلک لائبریریز کی تعمیر مکمل کی گئی۔
6) صوبے میں آٹھ نئے گورنمنٹ کالجز کی تعمیر مکمل ہوئی۔
7) صوبے کے دس مختلف کالجوں میں امتحانی ہالز اور اضافی کمرے تعمیر کئے گئے۔
8) صوبے کے 4 مختلف کالجوں میں پوسٹ گریجویٹ سائنس اور آئی ٹی بلاکس کا قیام عمل میں لایا گیا۔

2014-15 میں مجموعی طور پر تعلیم کے تینوں شعبوں، ابتدائی وثانوی تعلیم، اعلیٰ تعلیم اور فنی تعلیم کیلئے ریکارڈ 111 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں (تالیاں) جو کہ جاریہ بجٹ کا 33.16 فیصد اور کل بجٹ کا 27.47 فیصد ہے۔ 2014-15 کے ترقیاتی بجٹ میں تعلیم کے 112 منصوبوں کیلئے 14 ارب 31 کروڑ 20 لاکھ روپے مختص کئے ہیں جن سے مندرجہ ذیل اہداف حاصل ہونگے:

- 60پرائمری سکولوں کی تعمیر مکمل کی جائے گی۔
- 160 نئے پرائمری سکولوں کے قیام کے منصوبے کا آغاز کیا جائے گا۔
- 40پرائمری سکولوں کو مڈل، 35 مڈل سکولوں کو ہائی اور 15 ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری کا درجہ دیا جائے گا۔
- 100 پرائمری، 100 مڈل، 100 ہائی سکولوں کی درجہ بلندی کے منصوبے شروع کئے جائیں گے۔
- 500پرائمری وہائی سکولوں میں اضافی کمروں کی تعمیر کے علاوہ 300 سکولوں میں (PTC) کے ذریعے ضروری سہولیات بھی فراہم کی جائیں گی۔
- 170 سکولوں میں آئی ٹی لیبارٹریز قائم کی جائیں گی۔
- صوبے کے مختلف سکولوں میں 25امتحانی مراکز تعمیر کئے جائیں گے۔
- 2300 سکولوں کو فرنیچر، 2400 سکولوں کو کھیلوں کی سہولیات اور صوبے میں مختلف سکولوں کو کمپیوٹر کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

(تالیاں)

- 97نادار ذہین طلبہ کی مالی معاونت کی جائے گی۔
- دیر بالا میں یونیورسٹی آف انجنیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی پشاور کا سب کیمپس قائم کیا جا رہا ہے۔ (تالیاں) صوبے میں مزید دو ہوم اکنامکس کالجز اور 7 دیگر نئے کالجز قائم کئے جا رہے ہیں۔
- وزیر اعلیٰ کے تعلیمی انڈومنٹ فنڈ کو مزید وسعت دی جائے گی۔
- صوبے کی سرکاری یونیورسٹیوں کے نئے ترقیاتی منصوبوں کیلئے 970 ملین روپے کی خطیر رقم فراہم کی جائے گی۔
- خیبر پختونخوا میں ایجوکیشن سٹی قائم کی جا رہی ہے۔

(تالیاں)

- نئے پرائمری سکولوں کی ضرورت اور ان میں زیر تعلیم طلبہ کو بہتر تعلیمی ماحول میسر کرنے کی غرض سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ پرائمری سکولوں کی عمارت جو کہ پہلے صرف دو کمروں پر مشتمل تھی، اب چھ کمروں پر مشتمل ہو گی۔

(تالیاں)

- سرکاری سکولوں میں فرنیچر کی ابتر حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبے کے تمام سکولوں میں فرنیچر فراہم کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے جس کیلئے اس سال کے ترقیاتی بجٹ میں ڈھائی ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(تالیاں)

- 2005 کے تباہ کن زلزلے میں جہاں ہزاروں قیمتی جانوں کا ضیاع ہوا، وہاں پانچ اضلاع میں زیادہ تر سکول بھی تباہ ہو گئے تھے۔ اگرچہ ERRA نے متاثرہ علاقوں کے تباہ شدہ سکولوں کی بحالی میں نمایاں کردار ادا کیا لیکن اس کے باوجود 760 سکولوں کی دوبارہ تعمیر نہیں ہو سکی۔
- حکومت نے ان 760 سکولوں کی بحالی کیلئے اگلے مالی سال کے دوران 300 ملین روپے مختص کئے ہیں۔

(تالیاں)

- صوبائی حکومت سرکاری سکولوں کے معیار کو پرائیویٹ سکولوں کے برابر لانے کیلئے پر عزم ہے۔ اس مقصد کیلئے صوبے کے تمام ہائر سیکنڈری سکولوں کو ماڈل سکولز کی طرز پر بنایا جائے گا اور ان سکولوں کو دور حاضر کی تمام ضرریات بشمول سائنس لیبارٹری، انفارمیشن ٹیکنالوجی، نقشے، کتابیں اور کھیلوں کا سامان مہیا کیا جائے گا۔ اس مقصد کیلئے 95 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔
- معیاری اور بامقصد تعلیم کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ تدریسی عملہ قابل اور محنتی ہو۔ مجھے اس معزز ایوان کے سامنے یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ اس سال اساتذہ کرام کی خالی آسامیوں پر تعیناتی نیشنل ٹیسٹنگ سروس کے ذریعے کی گئی اور ہر قسم کے سیاسی اثر ورسوخ کو ختم کر دیا گیا ہے۔ آئندہ بھی اساتذہ کرام کی تعیناتی نیشنل ٹیسٹنگ سروس کے ذریعے ہو گی تاکہ

تدریسی عملہ کے معیار کو بہتر بنایا جاسکے۔ تمام تقرریاں اور تبادلے پالیسی کے تحت ہو رہے ہیں اور کوشش کی جارہی ہے کہ اساتذہ کرام کو ان کے گھروں کے قریب ترین سکولوں میں تعینات کیا جائے۔

(تالیاں)

- 30 جون 2014 تک سٹوڈنٹس ٹیچر تناسب کی بنیاد پر پانچ اضلاع میں فی سکول دو استاد تعینات کئے جائیں گے جن کو School Own Teacher کے پروگرام کے تحت اس سکول میں ریٹائرمنٹ تک ڈیوٹی سرانجام دینا ہوگی۔ اس پروگرام کا دائرہ گرمیوں کی تعطیلات ختم ہونے سے پہلے تمام اضلاع تک پھیلا دیا جائے گا۔
- ہماری حکومت تعلیمی معیار پر کوئی سمجھوتا نہیں کرے گی۔ ناقص کارکردگی پر مواخذہ کیا جائے گا جبکہ قابل اور محنتی اساتذہ اور شاندار نتائج کے حامل سکولوں کی حوصلہ افزائی کی جائیگی۔ اس مقصد کیلئے آئندہ مالی سال کے دوران پانچ کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام اضلاع کے مردانہ و زنانہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افسران اور اساتذہ کی مرحلہ وار تربیت کیلئے اگلے مالی کے دوران 80 کروڑ روپے بھی مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! یوں تو مرزا غالب نے بہت پہلے یہ حقیقت بیان کی تھی:

ے تنگدستی اگر نہ ہو غالب   تندرستی ہزار نعمت ہے

صحت ہر شہری کا بنیادی حق ہے، حکومت نے ہر شہری کو صحت کی بہترین سہولتیں فراہم کرنے کیلئے کئی اہم اقدامات اٹھائے جس میں "صحت کا انصاف" پروگرام کے تحت 15 ہزار رضاکاروں کے ذریعے 9 متعدی بیماریوں کی روک تھام کیلئے بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگوائے جارہے ہیں۔ ڈاکٹروں کی خالی آسامیوں کو پر کرنے کیلئے تقریباً 600 ڈاکٹرز بھرتی کئے گئے، صوبے کے تمام تدریسی اور ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں کے بنیادی وایمرجنسی یونٹس کو 2 ارب روپے کی لاگت سے جدید خطوط پر استوار کرنے کا آغاز کیا گیا ہے جبکہ علاج معالجے کی سہولیات کی مفت فراہمی کیلئے بھی پروگرام مرتب کئے گئے ہیں۔ بنیادی مرکز صحت کی کارکردگی بہتر بنانے کیلئے ان کی نگرانی پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت جاری ہے۔ ہسپتالوں میں انسانی

وسائل کے بہترین نظم ونسق ڈاکٹرز پیرامیڈیکل اور دیگر سٹاف کی بروقت حاضری کو یقینی بنانے کیلئے صوبے کے بڑے ہسپتالوں سمیت ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں بائیو میٹرک سسٹم لگانے کا کام جاری ہے۔ اس کے علاوہ ڈینگی وائرس کی روک تھام کیلئے بروقت سپرے کیا گیا اور آگاہی مہم چلائی گئی اور ڈسٹرکٹ کنڈیشنل گرانٹ کے تحت پیدائش سے پہلے اور پیدائش کے بعد زچہ وبچہ کی دیکھ بھال اور پیدائش میں وقفہ کیلئے پروگرام کو ڈی آئی خان، بونیر، نوشہرہ، ہری پور، کرک اور لکی مروت کے اضلاع تک وسعت دی گئی۔ اس کے علاوہ زیادہ پسماندہ اضلاع میں بھی اس طرح کے پروگرامات شروع کئے گئے۔ ذیابیطس کے مریضوں کیلئے 25 ملین روپے کی لاگت سے صوبے کے بڑے ہسپتالوں میں انسولین بینک قائم کئے گئے جن کو اگلے مالی سال کے دوران ڈی ایچ کیو ہسپتالوں تک توسیع دی جائیگی۔ کینسر اور کالے یرقان کے غریب اور نادار مریضوں کے مفت علاج کیلئے 675 ملین روپے کی رقم خرچ کی گئی اور 400 ملین روپے کی رقم سے نرسوں کی اعلیٰ تعلیم وتربیت کیلئے پروگرام مرتب کیا گیا۔ کم شرح آمدنی کے حامل 20 فیصد شہریوں کیلئے ایک ہیلتھ انشورنس سکیم کا اجراء کیا گیا جس کے حفاظتی ٹیکہ جات کے مفت کورس مکمل کرانے پر کم آمدنی والے گھروں کو ایک ہزار روپے کا انعام دیا گیا۔ علاوہ ازیں سال 14-2013 کے دوران صحت کے شعبے میں 101 منصوبوں کیلئے 7 ارب 99 کروڑ 81 لاکھ روپے مختص کئے گئے جن میں 24 منصوبے مکمل ہوئے اور مندرجہ ذیل اہداف حاصل کئے گئے:

1. 2 درجہ سی اور 8 درجہ ڈی ہسپتالوں کے عملے کیلئے رہائشی سہولیات فراہم کی گئیں۔
2. 14 بنیادی صحت کے مراکز قائم کئے گئے۔
3. کینسر کے 800 اور ٹی بی کے 38 ہزار 7 سو 95 غریب مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔
4. ضلع کوہاٹ، ڈیرہ اسماعیل خان اور مردان میں شعبہ حادثات وایمرجنسی یونٹ کی عمارت کی تعمیر مکمل کی گئی۔

جناب سپیکر! خیبر پختونخوا کی حکومت اپنے انتخابی وعدوں کے عین مطابق اگلے مالی سال کے دوران بھی صحت کے شعبے میں انقلابی اصلاحات لانے کا سلسلہ جاری رکھے گی۔ دوران پیدائش اور پیدائش کے بعد زچہ وبچہ کی دیکھ بھال کو یقینی بنانے، ان کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے اور ان کو متعدی اور مہلک

بیماریوں سے بچانے کے جامع پروگرام مرتب کئے گئے۔ اس کے علاوہ صحت کے شعبے میں میلینئم ڈیویلپمنٹ گولز کے حصول کیلئے اور چترال، کوہاٹ، ملاکنڈ اور مردان کے اضلاع میں غریب اور نادار لوگوں کے معیار صحت کو بڑھانے کیلئے ایک ارب 40 کروڑ روپے کی لاگت سے سوشل ہیلتھ پروٹیکشن پراجیکٹ بھی شروع کرنے کی تجویز ہے۔ ہسپتالوں کے انتظامی امور میں شفافیت اور جدت لانے کیلئے Medical & Health Institution Act, 2002 میں ضروری ترامیم لائی جارہی ہیں۔ مجموعی طور پر اگلے مالی سال کے دوران صحت کے 67 جاری اور 26 نئے منصوبوں پر 8 ارب 28 کروڑ مختص کرنے کی تجویز ہے جس کے ذریعے مندرجہ ذیل اہداف حاصل کئے جائیں گے:

- نوشہرہ اور تیمرگرہ میں میڈیکل کالجز کا قیام۔
- ضلع تورغر میں ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا قیام۔
- ملیریا، لشمینیا اور ڈینگی کے تدارک کیلئے نیا منصوبہ شروع کرنا۔
- ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال نوشہرہ، کوہستان اور ہنگو کی عمارتوں کی تعمیر مکمل کی جائیگی۔
- سیدو ہسپتال میں پانچ سو بستروں پر مشتمل وارڈ اور کڈنی سنٹر پشاور میں پانچ سو بستروں پر مشتمل وارڈ کی تعمیر بھی اگلے سال مکمل کی جائیگی۔
- پٹن کوہستان اور دوآبہ ہنگو میں درجہ ڈی ہسپتالوں کی تعمیر کی جائیگی۔

جناب سپیکر! اگلے مالی سال کے دوران صحت کے شعبے میں ایک آزاد مانیٹرنگ یونٹ قائم کیا جائے گا جو صوبہ کے ہسپتالوں میں سہولتوں کی کمی کا جائزہ رپورٹ مرتب کرے گا جبکہ یہ آزاد مانیٹرنگ یونٹ ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی غیر حاضری اور مریضوں کے ساتھ سٹاف کے رویہ کی نشاندہی بھی کرے گا۔

جناب سپیکر! دور دراز علاقوں میں متعدی بیماریوں سے بچاؤ کیلئے حفاظتی ٹیکہ جات اور شہریوں کی صفائی وستھرائی کے پروگرام شروع کئے جائیں گے۔ کم آمدنی والے گھرانوں کی خواتین کو مستند ڈاکٹروں سے ہر تین ماہ میں ایک بار معائنہ کرانے پر مبلغ تین سو روپے کی مدد فراہم کی جائیگی۔ اس طرح ولادت کے وقت ہسپتال یا مستند مڈوائف کے پاس جانے کی صورت میں ایک ہزار روپے کی نقد مدد فراہم کی جائیگی۔

(تالیاں) اس اقدام کا مقصد خواتین کو ان دیسی ٹوٹکوں سے محفوظ کرنا ہے جن پر عمل درآمد کی صورت میں دوران ولادت پیچیدگیوں کے سبب خواتین کی زندگیوں کو خطرات لاحق ہوتے ہیں

جناب سپیکر! موجودہ مالی سال میں حکومت نے زراعت وافزائش حیوانات کی ترقی کیلئے مختلف منصوبوں کے ذریعے صوبے میں فارم سنٹروں کے قیام اور کسانوں کو امور حیوانات وزراعت سے متعلق تربیت وقرضہ جات کی فراہمی، کھالوں کی پختگی، جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے زمین کی ہمواری، عمدہ بیجوں کی تیاری جیسی ترقیاتی سرگرمیاں جاری رکھی ہیں۔ سال 14-2013 میں اس شعبے کو 51 منصوبوں کیلئے ایک ارب 53 کروڑ 22 لاکھ روپے مختص کئے گئے جن میں 18 منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچے اور درجہ ذیل اہداف حاصل کئے گئے:

1) 1490 ایکڑ رقبہ پر پھلوں کے باغات لگائے گئے۔
2) 100 ایکڑ رقبہ پر زیتون کے ماڈل ماغات لگائے گئے۔
3) 49 عدد مچھلی کے فارمز، ضلع پشاور، نوشہرہ، مردان، چارسدہ، لوئر دیر اور صوابی میں قائم کئے گئے۔
4) 328 پانی کے کھالوں کی تعمیر ومرمت کی گئی۔
5) 181 ایکڑ رقبہ کو جدید طریقہ آبپاشی سے قابل سیراب بنایا گیا۔
6) 30 لاکھ جانوروں کا علاج اور ویکسینیشن کی گئی۔
7) 2 لاکھ 29 ہزار جانوروں کی مصنوعی نسل کشی کی گئی۔

جناب سپیکر! زراعت ہماری معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور صوبے کی تقریباً ستر فیصد آبادی بالواسطہ یا بلاواسطہ زراعت سے وابستہ ہے، تاہم مختلف وجوہات کی بناء پر ہماری زراعت پسماندگی کا شکار ہے جس کی وجہ سے ہمارے صوبے میں زرعی اجناس کی کمی ہے جس کو دوسرے صوبوں سے پورا کیا جاتا ہے۔ زراعت کی پسماندگی کی وجوہات میں سرفہرست ہمارے کاشتکاران اور کسان کا غریب ہونا ہے۔ غربت کی وجہ سے کسان اور کاشتکار کھیتوں کو بروقت اچھا بیج، کھاد اور کیڑے مار ادویات فراہم کرنے سے قاصر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ہماری زمینیں اپنی مکمل استعداد کے مطابق زرعی پیداوار نہیں

دے پاتیں، لہذا حکومت نے اس ضمن میں قانون سازی کر کے کاشتکاروں کو معیاری بیج کی فراہمی یقینی بنائی ہے۔ مزید برآں معیاری بیج، کھاد اور کیڑے مار ادویات کے حصول اور مرغ بانی و ڈیری فارمنگ کے فروغ کیلئے آسان شرائط پر قرضے فراہم کئے ہیں۔

جناب سپیکر! اگلے مالی سال کے دوران بھی صوبائی حکومت زراعت کے شعبے میں بہتر اقدامات کو جاری رکھے گی۔ اگلے مالی سال کے دوران اس شعبے کے 46 منصوبوں کیلئے ایک ارب 58 کروڑ 70 لاکھ روپے مختص کئے گئے جن کے اہداف اس طرح ہیں:

1) 3 ہزار 4 سو 70 ایکڑ رقبہ پر پھلوں کے باغات لگائے جائیں گے۔
2) 32 ایکڑ رقبہ پر پھلوں کی نرسریاں لگائی جائیں گی۔
3) ایک لاکھ زیتوں کے پودوں کو کاشت کیا جائے گا۔
4) 7 ہزار میٹرک ٹن ترقی دادہ مکئی کی تخم زمینداروں میں تقسیم کی جائیگی۔
5) Tunnel Farming کو فروغ دینے کیلئے 48 عدد ٹنلز لگائے جائیں گئے۔
6) 100 شمسی توانائی سے چلنے والے پانی کے پمپس لگائے جائیں گے۔
7) 17 نئے بلڈوزر خریدے جائیں گے۔
8) 175 کینال اراضی پر ماہی پروری کیلئے ہیچری قائم کی جائیگی۔
9) 20 لاکھ مویشیوں کو ٹیکے لگائے جائیں گے جبکہ 3 لاکھ 60 ہزار مویشیوں کی مصنوعی تخم ریزی بھی کی جائے گی۔

جناب سپیکر! سال 14-2013 میں محکمہ آبپاشی نے کئی منصوبے شروع کئے جن میں گل بانڈہ ڈیم اور مردان خیل ڈیم ضلع کرک، درملک ڈیم ضلع کوہاٹ اور پلیئ ڈیم ضلع چارسدہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔ ان ڈیموں کی تکمیل سے تقریباً 11500 ایکڑ رقبہ زیر کاشت آئے گا۔ اس کے علاوہ جلوزئی ڈیم ضلع نوشہرہ اور گدوالیاں ڈیم ضلع ہری پور پر کام شروع کیا گیا جس کی تکمیل سے تقریباً 4700 ایکڑ رقبہ سیراب ہوگا۔ علاوہ ازین بارہ چھوٹے ڈیموں کی فیزیبلٹی رپورٹس جبکہ سات چھوٹے ڈیموں کا تفصیلی ڈیزائن بھی مکمل کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ زرعی زمین اور املاک کو سیلاب کی تباہی

سے بچانے کیلئے صوبے میں کئی منصوبے مکمل کرنے کے علاوہ کسانوں کو کھیت سے مارکیٹ تک رسائی اور آمدورفت کی سہولت مہیا کرنے کیلئے کینال پٹرول روڈز بھی تعمیر کئے گئے۔ سال 2013-14 میں اس شعبے کے 93 منصوبوں کیلئے تین ارب 28 کروڑ 33 لاکھ روپے مختص کئے گئے جن میں 23 منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچے۔ پشاور میں کئی سالوں سے بند اوچ نہر کو پہلی بار کھولا گیا اور اب پانی نہر کے آخری سرے پر واقع زمینوں تک پہنچ رہا ہے۔

جناب سپیکر! آبپاشی کے شعبے میں سالانہ ترقیاتی پروگرام 2014-15 کے تحت 131 جاری اور نئے منصوبے کیلئے چار ارب 73 کروڑ 70 لاکھ روپے مختص کئے گئے جس میں گل ڈھیری ڈیم ضلع نوشہرہ، جانگھڑہ ڈیم اور کیہال ڈیم ضلع ایبٹ آباد، کنڈل ڈیم ضلع صوابی اور ضمیر گل ڈیم ضلع کوہاٹ جیسے منصوبوں کی تعمیر سے تقریباً 11900 ایکڑ اراضی زیر کاشت لائی جائیگی۔ اس کے علاوہ جن ترقیاتی منصوبوں پر اگلے سال کام شروع کیا گیا، ان میں صنم ڈیم ضلع دیر لوئر، شاکلیم ڈیم نوشہرہ اور سیٹی کلے ڈیم ضلع بنوں شامل ہیں۔ ان منصوبوں کی تکمیل سے تقریباً 4250 ایکڑ اراضی زیر کاشت لائی جائیگی۔ علاوہ ازیں نئے چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کیلئے صوبے میں چھوٹے ڈیموں پر کام شروع ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کسانوں کو کھیت سے مارکیٹ تک رسائی اور آمدورفت کی سہولت مہیا کرنے کیلئے کینال پٹرول روڈ کی بہتری اور تعمیر کیلئے بڑے منصوبے بھی شروع کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ نے صوبہ خیبر پختونخوا کو پن بجلی، تیل اور قدرتی گیس کے بیش بہا ذرائع سے نوازا ہے۔ ان ذرائع سے نہ صرف توانائی کی ضرورت کو پورا کیا جارہا ہے بلکہ صوبے کی آمدنی میں بھی اضافہ ہورہا ہے مگر محکمہ انرجی اینڈ پاور اپنے ذیلی محکمہ پیڈو کے ذریعے چترال صوابی اور ملاکنڈ میں چار پن بجلی گھر چلا رہے جن سے کل 105 میگاواٹ بجلی پیدا کی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ 17 میگاواٹ رانولیہ پن بجلی گھر کوہستان اور 2.6 میگاواٹ مچھئی بجلی گھر مردان تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں، جن سے کل 19.6 میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ تین منصوبوں کی فزیبلٹی رپورٹس بھی تیار کی گئی ہیں جن میں جبوڑی ضلع مانسہرہ، کروڑہ ضلع شانگلہ اور کوٹو ضلع دیر لوئر شامل ہیں، ان تینوں منصوبوں کی تکمیل سے تقریباً 62 میگاواٹ بجلی حاصل ہوگی۔ اس کے علاوہ محکمہ توانائی اور بجلی نے ایکشن پلان -2012

2022 تیار کیا ہے جس کے تحت پیڈو کے چھ منصوبوں (مٹلتان، گورکین، درال خوڑ، کوٹو، کروڑہ، جبوڑی اور لادی) پر کام جاری ہے جن کی استعداد تقریباً 251 میگاواٹ ہے۔ یہ منصوبے تعمیراتی کام کے مختلف مراحل میں ہیں۔ سال 14-2013 میں اس شعبہ کے کل 28 منصوبوں کیلئے ایک ارب 41 کروڑ 79 لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت نے توانائی و بجلی کے شعبے میں آئندہ مالی سال کے دوران 36 منصوبوں کیلئے 3 ارب 4 کروڑ 7 لاکھ روپے مختص کئے ہیں جن سے بالاکوٹ پن بجلی گھر سے 300 میگاواٹ، ناران ڈیم پن بجلی گھر مانسہرہ سے 188 میگاواٹ، نندی ہاڑ پن بجلی گھر بٹگرام سے 10 میگاواٹ اور چترال کے تین چھوٹے بجلی گھروں سے تقریباً 182 میگاواٹ بجلی میسر آسکے گی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! ملک میں آئین کے مطابق صوبے کو حق حاصل ہے کہ وہ وہاں پیدا ہونے والے تیل و گیس کو اپنی ضروریات پوری کرنے کیلئے بطور پہلی ترجیح استعمال کرے۔ اس اصول کے تحت ہمارے صوبے میں پیدا ہونے والی ہماری ضروریات سے زائد گیس سے 4 سو میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس منصوبے پر وفاقی حکومت نے رضامندی ظاہر کی ہے، اس بجلی سے صوبہ بھر میں صنعتوں کو کم قیمت پر بلا تعطل بجلی فراہم کی جائیگی جس سے اس صوبے میں صنعتی ترقی ہوگی اور ملازمت کے مواقع پیدا ہوں گے، ان شاءاللہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! سال 14-2013 میں اس شعبے کے 29 منصوبوں کیلئے 14 ارب 4 کروڑ 49 لاکھ روپے مختص کئے گئے جن میں چار منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچے۔ کوہستان اور کالاڈھاکہ پراجیکٹ کے ذریعے مجموعی طور پر مندرجہ ذیل اہداف حاصل ہوئے:

(1) 30 کلومیٹر پکی سڑکوں پر کام جاری ہے۔

(2) 8 کلومیٹر دیہی سڑکیں بنائی گئی ہیں۔

(3) 280 مرد خواتین کو مختلف شعبوں میں تربیت دی گی ہے۔

(4) 13 پینے کے صاف پانی کی سکیموں کو مکمل کیا گیا۔

(5) آبپاشی کے سات چھوٹے منصوبوں کو مکمل کیا گیا۔

(6) 32 ایکڑ پھلوں اور سبزیوں کے نمائشی پلاٹ لگائے گئے۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت نے مالی سال 15-2014 میں علاقائی ترقی کے 44 منصوبوں کیلئے 12 ارب 25 کروڑ 88 لاکھ روپے مختص کئے ہیں جن سے مندرجہ ذیل اہداف حاصل ہونگے:

(1) 9 چھوٹے پن بجلی گھر تعمیر کئے جائیں گے۔

(2) 9 آب رسانی کے منصوبے مکمل کئے جائیں گے۔

(3) پینے کے پانی کے 18 منصوبوں کو مکمل کیا جائے گا۔

(4) 1460 ایکڑ پھلوں اور سبزیوں کے نمائشی پلاٹ لگائے جائینگے۔

(5) مچھلی کی افزائش کے تالاب تعمیر کئے جائینگے۔

جناب سپیکر! سڑکیں کسی بھی علاقے کی آمد و رفت میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ 2013-14 میں شاہرات کے 103 منصوبوں کیلئے 10 ارب 73 کروڑ 81 لاکھ روپے مختص کئے گئے جن سے کئی نئی شاہرات تعمیرات کی گئیں اور بہت سی سڑکوں کی مرمت کی گئی۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت آئندہ مالی سال میں صوبے کے مختلف علاقوں میں سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کے کئی منصوبے شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے مختلف اضلاع میں 436 کلو میٹر پختہ سڑکیں 20 آر سی سی اور سٹیل پلوں کی تعمیر و تنصیب مکمل کی جائے گی۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے 234 منصوبوں کیلئے 9 ارب 59 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اسی طرح سرکاری عمارات کی تعمیر کے شعبے کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 میں 41 منصوبوں کیلئے ایک ارب 27 کروڑ 10 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! صوبہ خیبر پختونخوا کے جنگلاتی وسائل ان رقبہ جات پر مشتمل ہے جن پر قدرتی جنگلات اور چراگاہیں ہیں۔ پاکستان میں جنگلات کا رقبہ تقریباً 5 فیصد ہے جبکہ صوبہ خیبر پختونخوا کا 20 فیصد رقبہ جنگلات پر محیط ہے۔ اس کے علاوہ 48 فیصد رقبہ پر محیط چراگاہوں کی دیکھ بھال بھی محکمہ جنگلات کے

دائرہ کار میں شامل ہے۔ صوبائی حکومت کی طرف سے 14-2013 اس شعبہ کے 46 منصوبوں کیلئے 56 کروڑ 95 لاکھ روپے مختص کئے گئے جن میں 11 منصوبے مکمل کئے گئے جن سے مندرجہ ذیل اہداف حاصل کئے گئے:

(1) 7 ایکڑ رقبہ پر نرسریاں لگائی گئیں۔

(2) 10503 ایکڑ رقبہ پر شجرکاری کی گئی۔

(3) 1295 ایکڑ رقبہ پر تخم ریزی کی گئی۔

(4) 360 کلومیٹر رقبہ پر سڑکوں اور نہروں کے کناروں پر شجرکاری کی گئی۔

(5) 12000 ایکڑ رقبہ پر جنگلات کی حدبندی کی گئی۔

(6) 40000 پودہ جات تقسیم کئے گئے۔

(7) 760 کسانوں کو مگس بانی کی تربیت دی گئی۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال میں ماحولیات کے شعبہ میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ تین نئے منصوبے بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ تعلیمی اداروں کے تعاون سے ماحولیاتی ٹیکنالوجی سے متعلق تحقیق و ترقی کیلئے اقدامات اور نجی شعبے کے تعاون سے ضرررساں فضلات کو ٹھکانے کا نظام بھی شروع کیا جائیگا جبکہ ڈیرہ اسماعیل خان، سوات اور ایبٹ آباد کے اضلاع میں تحفظ ماحولیات کیلئے دفاتر بھی قائم کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ایک طالب علم کم از کم ایک درخت سالانہ لگائے گا اور اس کے عوض اس کو امتحان میں اضافی نمبر دیئے جائیں گے۔ (تالیاں) سال 15-2014 میں اس شعبہ کے دس منصوبوں کیلئے 5 کروڑ 70 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 میں شعبہ ماحولیات کے 47 منصوبوں کیلئے کل ایک ارب ایک کروڑ 50 لاکھ روپے مختص کئے ہیں جن کے ذریعے (بلین ٹری سونامی)، 80 ایکڑ رقبے پر نئی نرسریاں، 15700 ایکڑ رقبے پر شجرکاری، 2400 ایکڑ رقبہ پر تخم ریزی، 225 کلومیٹر سڑکوں اور نہروں کے کناروں پر شجرکاری، 45000 ایکڑ رقبے پر جنگلات کی حدبندی کی جائیگی۔ اس کے علاوہ نظام پور کے علاقے میں جنگلی حیات کیلئے ایک پارک قائم کیا جائیگا جبکہ صوبے کی سطح پر سکولوں میں جنگلی حیات کے

بارے میں آگاہی کا سلسلہ بھی شروع کیا جائیگا۔اس کے علاوہ خویشگی کے مقام پر3000 کنال پر نیشنل پارک بنایا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! صوبہ خیبر پختونخوا کے جنوبی علاقوں کوہاٹ، ہنگو اور کرک میں تیل اور گیس کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہیں، ان قدرتی وسائل کے بہتر استعمال کو یقینی بنانے اور مزید نئے ذخائر کی تلاش کیلئے محکمہ انرجی اینڈ پاور کے تحت ایک آئل اینڈ گیس کمپنی (KPOGCL) قائم کی گئی ہے۔ PPL، OGDCL،KPOGCL، ماڑی گیس، KUFPECاور OPLکے ساتھ 7ارب 8لاکھ روپے مالیت کے مختلف پیداواری منصوبوں کے معاہدوں پر جلد دستخط ہونگے جس سے نہ صرف بجلی کی پیداوار میں اضافہ ہوگا بلکہ اس اشتراک سے صوبے کو بڑی آمدنی کی توقع ہے۔اس کے علاوہ صوبے میں تیل صاف کرنے والی جدید ریفائنری قائم کی جائیگی جس کی یومیہ پیداوار 40 ہزار بیرل ہوگی۔اس سلسلے میں مختلف پارٹیز کے ساتھ بات چیت جاری ہے، اس ریفائنری کے منصوبے سے تیل و گیس پیدا کرنے والے علاقوں بالخصوص کوہاٹ، شکردرہ، کرک، ہنگو وغیرہ کے سینکڑوں تربیت یافتہ نوجوانوں کیلئے روزگار کے مواقع یقینی بنائے جائیں گے۔

جناب سپیکر! بصارت اور سماعت و قوت گویائی سے محروم خصوصی افراد اور ذہنی اور جسمانی معذوروں کی فلاح وبہبود اور انہیں ملازمتوں میں کوٹہ دینے، معذوری سرٹیفیکیٹ کا اجراء سفید چھڑی، آلہ سماعت، ویل چیئر اور ٹرائی سائیکل کی فراہمی کو یقینی بنایا جائیگا۔ خصوصی تعلیم کے حوالے سے حکومت سپیشل ایجوکیشن پالیسی بھی لارہی ہے تاکہ خصوصی افراد کے تعلیم سے متعلق مسائل کو حل کیا جاسکے۔حیات آباد میں واقع سپیشل ایجوکیشن کمپلیکس کو سنٹر آف ایکسیلینس کا درجہ دینے پر کام جاری ہے اور صوبے میں بینائی سے محروم بچوں کی تعلیمی مسائل سے نمٹنے کیلئےBraille Press کے منصوبے کو سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے۔ پہلی دفعہ صوبے کے تمام کالجز میں خصوصی افراد کیلئے مفت تعلیم اور صوبے کی سرکاری یونیورسٹیوں میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ایک ایک سیٹ مختص کی جائے گی۔(تالیاں)

اس کے علاوہ خصوصی افراد کیلئے پراونشل کونسل برائے بحالی معذوران کے تحت مالی اعانت کا سلسلہ بھی جاری رہے گا۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیازی سلوک کے خاتمہ کیلئے خصوصی توجہ دے رہی ہے اور ان کی تعلیم، صحت، روزگار اور دیگر مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے، ان کو سیاسی دھارے میں شامل کرنے، مساوی معاشی ترقی کے مواقع دینے اور ان کو معاشرے میں جائز مقام دلوانے کیلئے بھرپور کوشش کر رہی ہے۔ (تالیاں) اس مقصد کیلئے صوبے میں Provincial Commission on status of Women کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ مقامی خواتین استانیوں کو ٹرانسپورٹ الاؤنس دیا جارہا ہے اور ان کو ان کی یونین کونسل کے سکولوں میں ہی تعینات کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خواتین پر تشدد، تیزاب پھینکنے اور کم عمری اور جبری شادی کے واقعات کی روک تھام کیلئے مؤثر قانون سازی پر بھی کام جاری ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! گداگروں کی بحالی کے مراکز، دارالکفالہ اور منشیات کے عادی افراد کی بحالی کیلئے قائم مراکز کی کارکردگی بہتر بنائی جارہی ہے۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 میں اس شعبے کے 34 منصوبوں کیلئے 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جن سے مندرجہ ذیل اہداف حاصل ہونگے:

1) چارسدہ، صوابی اور کرک کے اضلاع میں سوشل ویلفیئر کمپلیکس کی تکمیل ہوگی جبکہ دیر لوئر میں سماعت سے محروم افراد کیلئے سکول کی تعمیر مکمل ہوگی۔
2) کوہستان، ملاکنڈ، بونیر اور بٹگرام کے اضلاع میں سماعت سے محروم افراد کیلئے سکول تعمیر کئے جائینگے۔
3) صوبے کے مختلف اضلاع میں دستکاری سنٹرز قائم کئے جائینگے۔
4) تنظیم للسائل والمحروم پروگرام کے تحت صوبے میں تقریباً 50 ہزار مریضوں کو مفت علاج جبکہ 7 ہزار طالب علموں کو وظائف اور 14 سو افراد کو مختلف ہنر سکھائے جائینگے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! خیبر پختونخوا کے ثقافتی ورثہ، محل وقوع، علاقائی خوبصورتی اور گندھارا تہذیب کے تاریخی خدوخال سیاحوں کیلئے مزید پرکشش بنائے جائینگے اور سیاحت کے شعبے کو مزید وسعت دی جائیگی۔ سیاحت کے شعبہ میں نئے منصوبوں کو شروع کرنے اور ان کو بروقت پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے پرائیویٹ سیکٹر کی حوصلہ افزائی کی جائیگی۔ کھیلوں کے فروغ کیلئے بڑے پیمانے پر منصوبے شروع کئے گئے ہیں تاکہ باصلاحیت نوجوان ملکی اور بین الاقوامی سطح پر ملک کا نام روشن کر سکیں۔ تاریخی عمارات کی بحالی وتحفظ کے منصوبے شروع کئے جائینگے، طلبا کو عجائب گھر اور تاریخی مقامات کے مطالعاتی دورے کرائے جائینگے تاکہ ان کو اپنی تہذیب وتمدن سے آگاہی حاصل ہوسکے۔ اس کے علاوہ معلوماتی مراکز برائے سیاحت ونوجوانان کو مرحلہ وار پورے صوبے میں پھیلا دیا جائیگا، اس کے ساتھ ساتھ علاقائی ہوٹل انڈسٹری کی حوصلہ افزائی کی جائیگی۔ ان مقاصد کے حصول کیلئے صوبائی حکومت نے سال 15-2014 میں 44 منصوبوں کیلئے ایک ارب 32 کروڑ 50 لاکھ روپے مختص کئے ہیں۔

تمام ریسٹ ہاوسز کو ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کیا جارہا ہے جس کی آمدنی اسی ضلع میں تعلیم، صحت اور دیگر کمیونٹی مسائل پر خرچ کی جائیگی۔ اس طرح مالم جبہ ریسٹورنٹ کو BOT کی بنیاد پر لیز پر دیا جارہا ہے۔ اسی طرح چترال، گلیات، ناران اور کوہستان کے مقامات پر نجی شعبے کے تعاون سے سیاحت کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

جناب سپیکر! دینی مدارس دین اسلام کے محافظ ہیں، ہماری حکومت دینی مدارس کو بہت اہمیت دیتی ہے اور ان کی ضروریات کو پورا کرنا اپنا اولین فرض سمجھتی ہے۔ صوبے میں موجود دینی مدارس اور مساجد میں ضروری تعمیر ومرمت کے کئی ایک منصوبوں کو آئندہ مالی سال میں جاری رکھا جائیگا۔ حکومت دینی مدارس کے طلبا کو فنی تعلیم دینے میں مدد فراہم کریگی۔ اس کے علاوہ قرآن شریف اور حدیث کی ضعیف کتابوں کو بے حرمتی سے بچانے کیلئے مناسب اقدامات بھی کئے جائیں گے، اس مقصد کیلئے ایک خطیر رقم سالانہ ترقیاتی پروگرام میں رکھی گئی ہے۔

جناب سپیکر! اسلام اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین اقلیتی برادری کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ حکومت صوبے میں نہ صرف مقیم تمام اقلیتوں کی بنیادی ضروریات کا پورا خیال رکھے گی

بلکہ صوبائی حکومت اقلیتی برادری کے مذہبی مقامات، مندروں، گردواروں اور گرجاگھروں کی تزئین و آرائش کیلئے وسائل فراہم کریگی۔ اسی طرح اقلیتی برادری کے تعلیمی اداروں میں ضرورت کے مطابق بہتری لائی جائیگی۔ آئندہ مالی سال میں مجموعی طور پر محکمہ مذہبی واقلیتی امور کے کل 17 منصوبوں کیلئے 14 کروڑ 90 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! مکانات کے شعبے کو سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 میں 9 منصوبوں کیلئے 95 کروڑ 60 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ چند نئے منصوبے بھی شامل کئے گئے ہیں جن میں 8500 کنال رہائشی زمین پر چاردیواری مکمل کی جائیگی جبکہ 13 کلومیٹر اپروچ روڈ اور ماڈل ٹاون ارمڑ پشاور کی فیزیبلیٹی رپورٹس بھی تیار کی جائیں گی۔

جناب سپیکر! خالص اور صاف پانی بقائے حیات کیلئے بہت ضروری ہے۔ مالی سال 2014-15 میں اس شعبے میں کئی اہم منصوبے شامل کئے گئے ہیں، مختلف اضلاع میں واٹر سپلائی کے منصوبوں پر کام کے ساتھ ساتھ صوبے میں پانی ذخیرہ کرنے کیلئے چھوٹے ڈیموں کی تعمیر اور پہلے سے موجود ٹیوب ویلوں کو شمسی توانائی کے ذریعے چلایا جائیگا تاکہ ہمہ وقت بجلی میسر ہو۔ اس کے علاوہ پانی کے بل جمع کرنے کیلئے کمپیوٹر بیسڈ انفامیشن سسٹم بھی قائم کیا جائیگا۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے 26 منصوبوں کیلئے 5 ارب 85 کروڑ 10 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! کسی بھی ملک کی ترقی میں صنعت و حرفت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ صنعت و حرفت کا شعبہ خام قومی پیداوار کو بڑھاتا ہے اور لوگوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے کا معیار زندگی بلند کرتا ہے لیکن بدقسمتی سے ہمارے صوبے میں بدامنی، توانائی کے بحران، محدود مارکیٹ، بہت زیادہ پیداواری لاگت، بنیادی ڈھانچے کی ابتری اور تیکنیکی سوجھ بوجھ کی کمی کی وجہ سے یہ شعبہ زوال کا شکار ہو رہا ہے، کل 2365 صنعتی یونٹس میں سے 476 یونٹ بند پڑے ہیں اور چالو صنعتی یونٹس بھی اپنی مکمل استعداد کے مطابق پیداوار نہیں دے رہے ہیں۔ ہماری تکنیکی تعلیم فراہم کرنے والی درسگاہیں انڈسٹری کی ضروریات کو مدنظر رکھے بغیر اپنا نصاب ترتیب دینے کا وطیرہ اپنائے ہوئے تھیں اس لئے ضروری تھا کہ تکنیکی تعلیم کے نظام کی ترجیحات کا از سرنو جائزہ لیا جائے اور ایسی ٹیکنالوجیز میں طلبا کو تربیت دی جائے جو نہ

صرف ہماری انڈسٹری کی ضروریات کو پورا کریں بلکہ عصر حاضر کی ضروریات کے مطابق بیرون ملک ملازمت حاصل کرنے میں مدومعاون ثابت ہوں۔ اس مقصد کے پیش نظر TEVTA کا قانون 2001 میں منظور ہوا تھا جس پر عمل درآمد نہیں ہوا تھا، حکومت نے اس ادارے کو فعال بنایا اور اس شعبے کے ماہرین کو بورڈ میں شامل کر دیا گیا ہے جو اس کی پالیسیاں بنا رہے ہیں تاکہ فنی تعلیم کو بین الاقوامی معیار کے مطابق بنایا جائے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 میں شعبہ صنعت کے 59 منصوبوں کیلئے 3 ارب 47 کروڑ 10 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جن سے مندرجہ ذیل اہداف حاصل ہونگے:

(1) ایبٹ آباد، درگئی اور حطار کے مقام پر چھوٹی صنعتی بستیاں قائم کی جائینگی۔

(2) ڈیرہ اسماعیل خان، بنوں، کوہاٹ اور مانسہرہ میں موجود SIDB صنعتی بستیوں کی بحالی کو ممکن بنایا جائیگا۔

(3) ایبٹ آباد میں ہینڈی کرافٹ ڈیویلپمنٹ سنٹر کا قیام عمل میں لایا جائیگا۔

(4) صوبے میں ٹیکنکل یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جائیگا۔

جناب سپیکر! صوبہ خیبر پختونخوا کو قدرت نے بے پناہ معدنی وسائل سے نوازا ہے، ان وسائل کو بروئے کار لاکر غربت کی شرح کو کم کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ صوبہ خیبر پختونخوا دیگر صوبوں کے مقابلے میں صنعتی لحاظ سے کم ترقی یافتہ ہے اس لئے موجودہ حکومت کی یہ کوشش ہے کہ اقتصادی ترقی کیلئے سازگار ماحول پیدا کیا جائے۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے آئندہ مالی سال کے دوران مختلف علاقوں میں معدنی وسائل کی دریافت کے ساتھ ساتھ محکمہ معدنیات کیلئے ہیڈ آفس کی تعمیر، منرل ایکسپلوریشن ڈیٹا کی اپ گریڈیشن ملاکنڈ اور درگئی میں کان سے مارکیٹ تک رسائی کی سڑکوں کی تعمیر، صوبے کی سطح پر منرل پارک کی تعمیر پر کام جاری رہے گا۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 میں اس شعبہ کے 16 منصوبوں کیلئے 62 کروڑ 60 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! ٹرانسپورٹ کے شعبے میں جاری منصوبوں کے علاوہ نئے منصوبوں کے تحت گورنمنٹ ڈرائیونگ سکول پشاور کی استعداد بڑھانے اور پشاور میں ٹرانسپورٹ کمپلیکس کی تعمیر کی جائے گی اور پشاور جنرل بس سٹینڈ کو BOT کے تحت جدید طرز پر تعمیر کیا جارہا ہے۔ صوبائی حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 میں اس شعبے کے 10 منصوبوں کیلئے کل 20 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔

جناب سپیکر! خوراک انسان کی بقاء کیلئے بنیادی ضرورت ہے، ہمارے صوبے میں خوراک کی کمی ہے اور اکثر اوقات صوبے کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے صوبہ پنجاب سے گندم اور دیگر اجناس درآمد کی جاتی ہیں۔ صوبے میں گندم کی کل ضروریات تقریباً 4.207 ملین ٹن سالانہ ہے جبکہ صوبے میں گندم کی پیداوار تقریباً 1.158 ملین ٹن سالانہ ہے۔ حکومت گندم اور دیگر اجناس کی پیداوار کو محفوظ بنانے کیلئے خوراک کے شعبے میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جن میں ملاکنڈ میں چار ہزار ٹن اجناس کو ذخیرہ کرنے کیلئے گوداموں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ شانگلہ، ٹانک، چترال اور چارسدہ کے اضلاع میں اجناس کو ذخیرہ کرنے کیلئے گوداموں کی تعمیر کیلئے زمین کی خریداری بھی کی جائے گی۔ صوبائی حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 میں اس شعبے کے گیارہ منصوبوں کیلئے 50 کروڑ 10 لاکھ روپے مختص کئے ہیں۔

جناب سپیکر، آئندہ مالی سال میں شعبہ اطلاعات اور ثقافت میں جاری منصوبوں کے علاوہ کئی نئے منصوبوں پر کام کا آغاز ہوگا جن میں ہری پور میں پریس کلب ہال، اور ہنگو میں پریس کلب کی تعمیر کے ساتھ ساتھ محکمہ اطلاعات کے سٹاف کے لئے رہائشی کالونی بھی تعمیر کی جائے گی۔ اس سال مجموعی طور پر اطلاعات وثقافت کے شعبے کے گیارہ منصوبوں کے لئے بائیس کروڑ چالیس لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! شعبہ مالیات کے پچیس منصوبوں کیلئے 4 ارب 9 کروڑ 40 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جو تمباکو، خالص پن بجلی اور تیل و گیس رائلٹی کی مد میں حاصل شدہ منافع میں سے مختلف ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کئے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ صوبے کی سطح پر کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ اور سروس ڈیلیوری سنٹرز کے قیام کے علاوہ سیلاب سے تباہ شدہ ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کرنے کے عمل کو تیز کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! جدید دور کے تقاضوں اور سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے اس شعبے کو اپنی ترجیحات میں شامل کیا ہے۔ اس کے قابل ذکر منصوبوں میں Citizen Facilitation Center کا قیام، منصوبے کیلئے جدید اور مؤثر سیکورٹی نظام کیلئے بائیو میٹرک سسٹم کا آغاز اور صحت کے شعبے میں بہتری لانے کیلئے انفارمیشن سپورٹ پروگرام کا آغاز جیسے منصوبے شامل کئے گئے

ہیں۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 میں اس شعبے کے 32 منصوبوں کیلئے ایک ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! امن وامان کی صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے پولیس لائنز، پولیس سٹیشنز اور پولیس پوسٹوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ پہلی بار صوبے میں ماڈل پولیس سٹیشنز قائم کئے جارہے ہیں۔ پشاور شہر کو محفوظ بنانے کیلئے سیف سٹی پشاور کے نام سے ایک نیا منصوبہ شروع کیا جارہا ہے جس کے ذریعے پشاور کے تمام علاقوں میں کیمرے نصب کئے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ پولیس فورس کو جدید سائنسی خطوط پر استوار کرنے کیلئے 'کاؤنٹر ٹیررازم ڈائریکٹریٹ' کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔ پشاور میں ٹریفک کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے وارڈن سسٹم کا قیام بھی عمل میں لایا جارہا ہے، تفتیشی عمل کو بہتر بنانے کیلئے School of Intelligence & Investigation کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔ اس کے علاوہ جیلخانہ جات کے شعبے میں صوبہ بھر کی جیلوں کی تعمیر و مرمت کے ساتھ ساتھ کرک، سوات، دیر اپر، بٹگرام، ہری پور اور نتھیا گلی میں نئی جیلوں کی تعمیر عمل میں لائی جارہی ہے جبکہ جیلوں میں بجلی کا نظام بہتر بنانے کیلئے الگ فیڈرز لگانے کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ علاوہ ازیں استغاثہ کے عمل کو مستعد اور مستند بنانے کی غرض سے ڈائریکٹریٹ جنرل پراسیکیوشن کی عمارت کی تعمیر کی جائے گی۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے پچپن منصوبوں کیلئے 3 ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! انصاف و قانون کے شعبے کے تحت مردان، ڈیرہ اسماعیل خان، دیر لوئر، ایبٹ آباد، ہنگو اور چارسدہ کے اضلاع میں جوڈیشل کمپلیکس کی تعمیر جبکہ ضلع پشاور میں ریگی للمہ کے مقام پر جوڈیشل اکیڈمی کی ماسٹر پلاننگ اور ڈیزائننگ کے اہم منصوبوں پر کام شروع کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ صوبائی سطح پر جوڈیشل انفراسٹرکچر میں بہتری، بحالی اور ترقی کے مختلف منصوبے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کئے گئے ہیں۔ صوبے میں موبائل کورٹس کا قیام عمل میں لایا گیا، اس کو توسیع دینے اور قانون سازی پر کام جاری ہے تاکہ انصاف کی فراہمی کو یقینی اور آسان بنایا جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ ماڈل انسداد دہشت گردی کی عدالتوں کیلئے ماسٹر پلاننگ کے ساتھ ساتھ پشاور میں انسانی حقوق کیلئے ڈائریکٹریٹ کا قیام بھی عمل

میں لایا جائے گا۔آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے تینتیس منصوبوں کیلئے ایک ارب 5 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! محکمہ بحالی و آباد کاری اس سال قدرتی آفات سے بچاؤ کے قابل عمل منصوبے بنائے گئے ہیں۔ ضلع ڈی آئی خان، سوات اور ایبٹ آباد میں ایمرجنسی سروس ریسکیو1122کا قیام عمل میں لایا جارہاہے، اس سلسلے میں صوبہ بھر میں متعلقہ اہلکاروں کو تربیت دی جارہی ہے۔اس کے علاوہ پی ڈی ایم اے میں سٹریٹیجک مینجمنٹ یونٹ بھی قائم کیا جائے گا۔آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے آٹھ منصوبوں کیلئے دوارب 5 کروڑ30لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! بیروزگاری کے خاتمے، کاروباری سرگرمیوں کے فروغ تعلیم، صحت اور دیگر شعبوں میں تیز تر ترقی کیلئے غریب پرور Pro-Poor Initiative کے نام سے ایک منصوبہ شروع کیا جا رہاہے جس میں موجودہ اہم پروگراموں کو جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ مزید فلاحی پروگرام بھی آئندہ مالی سال کے دوران شامل کردیئے جائیں گے۔اس مقصد کیلئے 7ارب90کروڑ ایک لاکھ 20ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں۔اس پروگرام کے تحت چیدہ چیدہ پروگرام مندرجہ ذیل ہیں:

(1) ہیلتھ انشورنس سکیم۔

(2) انسولینز برائے زندگی۔

(3) زچہ و بچہ کی صحت کا پروگرام۔

(4) B.Sc /M.Sc نرسنگ ٹریننگ پروگرام۔

(5) Immunization پروگرام۔

(6) روخانہ پختونخوا پروگرام۔

(7) اقراء فروغ تعلیم ووچر سکیم۔

(8) سکالرشپ سکیم برائے طالبات (ضلع تورغر و کوہستان) ۔

(9) ستوری دپختونخوا۔

(10) Third Party Validation

(11) صنعتوں کی ترقی کیلئے طویل المیعاد قرضہ جات۔

(12) پراونشل یوتھ ٹیکنکل ایجوکیشن سسٹم۔

جناب سپیکر! وفاقی ترقیاتی پروگرام میں بھی صوبے کا حصہ، میں معزز ایوان کے سامنے اس امر کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ وفاقی ترقیاتی پروگرام میں صوبائی حکومت کی سفارشات پر کئی منصوبوں کو شامل کیا گیا ہے جس کے تحت 160 اہم منصوبوں کیلئے 82 ارب 51 کروڑ 80 لاکھ روپے سے زائد فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ ان منصوبوں میں 124 جاری اور 36 نئے منصوبے شامل ہیں۔ ان میں لواری ٹنل، حسن ابدال، حویلیاں، مانسہرہ ایکسپریس وے، مانسہرہ ناران، جلکھڈ ہائی وے، پشاور نادرن بائی پاس، بھاشا ڈیم، N5, First Lift Irrigation، بڈھ بیر میں درہ آدم خیل ہائی وے اور ایبٹ آباد مانسہرہ روڈ کی تعمیر و مرمت، ملاکنڈ، صوابی یونیورسٹی اور ایگریکلچر یونیورسٹی مردان کیمپس کو مزید آراستہ کرنا اور متعلقہ سہولیات کی فراہمی اور ہزارہ یونیورسٹی کے اکیڈمک بلاک کے نامکمل کام کی تکمیل، پولیو کے خاتمے کیلئے ایمرجنسی پلان اور 2010 کے سیلاب کی تباہ کاریوں کی وجہ سے تباہ شدہ سرکاری املاک کی تعمیر نو جیسے اہم منصوبے شامل ہیں۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر! علاوہ ازیں 28 میگاواٹ کے پٹن ہائیڈل پراجیکٹ کوہستان اور برونڈی تورغر ڈیم کی فزیبلٹی، ورسک ڈیم کی دوبارہ بحالی، بجلی کی ترسیل و تقسیم کے نظام میں بہتری اور ضلع مانسہرہ میں چھوٹے ڈیموں کی تعمیر اور صوبے میں نہروں کی بحالی کے منصوبے شامل ہیں۔

جناب سپیکر! ہماری مخلوط حکومت کی پالیسی اور بہتر مینجمنٹ کی وجہ سے رواں مالی سال کے دوران بینک آف خیبر نے 100 شاخوں اور 100 ارب روپے کے ڈیپازٹس کا تاریخی سنگ میل عبور کر لیا ہے۔ بینک کے ڈیپازٹس میں 29 فیصد کا ریکارڈ اضافہ ہوا ہے۔ قرضہ جات کی مد میں 29 فیصد اور سالانہ مالی گوشوارے کے حجم میں 32 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ مجھے یہ کہتے ہوئے انتہائی مسرت ہو رہی ہے کہ بینک کی ریٹنگ سنگل اے مائنس (A-) سے سنگل اے (A) ہو گئی ہے جو کہ بینک کے معاشی اور مالی استحکام کو ظاہر کرتی ہے۔ ہمارے لئے یہ بات بھی قابل فخر ہے کہ بینک کی کل 101 شاخیں قائم ہو گئی ہیں جن میں 57 روایتی اور 44 شاخیں اسلامی بینکاری کی خدمات فراہم کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارے وسائل محدود ہیں اور مسائل بے شمار ہیں۔ محدود وسائل سے لا محدود مسائل کا حل تب ہی ممکن ہے جب ہم عملی طور پر کفایت شعاری اور سادگی پر عمل پیرا ہوں۔ ہماری حتی الوسع کوشش ہوگی کہ خلفائے راشدین کے نظام کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں اور اس صوبے کے وسائل کو اس صوبے کے عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کریں۔ صوبائی حکومت سب سے پہلے اپنی دہلیز سے کفایت شعاری کی مہم شروع کر رہی ہے کیونکہ اعلیٰ مناصب پر فائز افراد عوام کیلئے باعث تقلید ہوتے ہیں۔ کفایت شعاری مہم کے چیدہ چیدہ نکات کچھ اس طرح ہیں:

1) گورنر، وزیر اعلیٰ، سپیکر، سرکاری افسران، ملازمین، ممبران صوبائی اسمبلی اور صوبائی وزراء کے بیرون ملک کے سرکاری علاج معالجے پر مکمل پابندی ہوگی۔ البتہ ملک میں کسی بیماری کے علاج کی سہولت نہ ہونے کی صورت میں جناب وزیر اعلیٰ کی منظوری سے کسی بھی شہری کے انفرادی کیسوں پر غور کیا جاسکے گا۔

2) صوبائی حکومت کے خرچ پر کسی بھی عوامی نمائندے یا سرکاری اہلکار کے بیرون ملک ٹریننگ ورکشاپ اور سیمینار میں شرکت پر پابندی ہوگی۔

3) ترقیاتی منصوبوں کے علاوہ نئی گاڑیوں کی خریداری پر مکمل پابندی ہوگی تاہم انتہائی ضرورت کی صورت میں وزیر اعلیٰ کی منظوری سے انفرادی کیسوں پر غور کیا جاسکے گا۔

4) POL اخراجات میں کمی کی جائے گی اور اضافی POL اخراجات کرنے والوں کو حد میں لایا جائے گا۔

5) بجلی کے استعمال میں کفایت شعاری کی جائے گی۔

6) مکمل شدہ ترقیاتی منصوبوں کے علاوہ نئی آسامیاں پیدا کرنے پر مکمل پابندی ہوگی تاہم انتہائی ضرورت کی صورت میں وزیر اعلیٰ کی منظوری سے انفرادی کیسوں پر غور کیا جاسکے گا۔

7) صوبے کے اندر اور باہر تمام صوبائی سرکاری مہمان خانوں، ریسٹ ہاؤسز، لاجز، گیسٹ ہاؤسز اور ڈاک بنگلوں بشمول خیبر پختونخوا ہاؤسز میں ممبران صوبائی اسمبلی کے علاوہ ہر کسی کے مفت قیام پر مکمل پابندی ہوگی۔ محکمہ انتظامیہ ان ہدایات پر عمل درآمد کو یقینی بنائے گا۔

8) مستقل آسامیوں پر ریٹائر ملازمین کی دوبارہ ملازمت پر پابندی ہوگی۔
9) اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے این او سی کے بغیر نئی بھرتیوں پر پابندی ہوگی۔
10) سرکاری ملازمین اور عوامی نمائندوں کیلئے نئے تعمیر ہونے والے مکانات کا رقبہ ان کے منصب اور پے سکیل کے مطابق ہوگا جو کسی صورت دس مرلے سے زیادہ نہیں ہوگا۔
11) کفایت شعاری کمیٹی تمام محکموں اور اس کے اہلکاروں کے فرائض اور امور کا جائزہ لے کر سفارشات پیش کرے گی۔

جناب سپیکر! صوبے کے وسائل محدود ہیں لیکن مہنگائی کے پیش نظر سرکاری ملازمین کی مشکلات کا ہماری حکومت کو بھرپور احساس ہے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ اس طبقے کی جھولی میں تمام خوشیاں ڈال دیں لیکن وسائل کی کمی آڑے آجاتی ہے۔ اس کے باوجود صوبائی حکومت یکم جولائی 2014ء سے صوبے کے تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں دس فیصد اضافے کا اعلان کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ گریڈ ایک سے پندرہ تک کے ملازمین کے میڈیکل الاؤنس میں 20 فیصد اور کنوینس الاؤنس میں 5 فیصد اضافہ کیا جارہا ہے۔ گریڈ ایک سے چار تک ملازمین کیلئے ایک Premature increment کی بھی تجویز ہے۔ صوبے کے تقریباً 16 ہزار کلیریکل سٹاف کو اپ گریڈ کیا گیا ہے، اب صوبائی حکومت سرکاری ملازمین سے یہ توقع کرنے میں حق بجانب ہے کہ حکومت کے اس جذبے کو سراہتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے ادا کریں اور عوام کے خادم بن کر ایمانداری سے اپنے فرائض منصبی ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے سرکاری ملازمین کو جو عزت دی ہے، اس کا پاس رکھیں اور اللہ کے بندوں کی خدمت خلوص نیت سے کریں، ہم اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتے جب تک سرکاری ملازمین ہمارا بھرپور ساتھ نہ دیں۔

جناب سپیکر! سرکاری ملازمین کے مفادات کا تحفظ، انہیں مناسب معاوضہ کی ادائیگی اور ترقی کے مساویانہ مواقع فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے، اس ضمن میں حکومت نے ملازمین کے بعض کیڈر کی مشکلات کا ازالہ کیا ہے جبکہ دیگر کیڈرز کے سروس سٹرکچر، اپ گریڈیشن، تنخواہوں اور مراعات کا از سر نو تعین کرنے اور ان میں ہم آہنگی پیدا کرنے کیلئے چیف سیکرٹری خیبر پختونخوا کی سربراہی میں اعلیٰ سطح کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو تین مہینے میں اپنی سفارشات حکومت کی منظوری کیلئے پیش کرے گی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! ریٹائرڈ ملازمین بھی اس صوبے کا اثاثہ ہیں جنہوں نے صوبے کی تعمیر و ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ ہماری مخلوط حکومت کو ان کی مالی مشکلات کا پورا پورا احساس ہے اور ان کیلئے نرم گوشہ رکھتی ہے لیکن وسائل کی کمی آڑے ہے، اس کے باوجود صوبائی حکومت ریٹائرڈ ملازمین کے پنشن میں دس فیصد اضافے کا اعلان کرتی ہے (تالیاں) اور کم سے کم پنشن کو پانچ ہزار سے بڑھا کر چھ ہزار روپے ماہانہ کیا جارہا ہے۔ اس طرح گریڈ 20 اور اس سے اوپر کے ریٹائرڈ ملازمین کیلئے اردلی الاؤنس بارہ ہزار روپے مہینہ مقرر کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! حکومت کو تنخواہوں اور پنشن پر تقریباً دس ارب روپے کا اضافی بوجھ برداشت کرنا پڑے گا۔ جناب سپیکر! مزدور کو کسی بھی معاشی نظام میں بنیادی اکائی کی حیثیت حاصل ہوتی ہے اور کوئی بھی معاشی نظام اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک اس کا مزدور طبقہ خوشحال نہ ہو۔ مزدور صنعت کا پہیہ چلاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث شریف ہے کہ "ہاتھ سے روزی کمانے والا اللہ کا دوست ہوتا ہے اور مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کی جائے"، ہماری حکومت کو اس بات کا پورا ادراک ہے کہ مہنگائی کے طوفان کا سب سے بڑا شکار مزدور طبقہ ہی ہے اس لئے ضروری ہے کہ آجر اور اجیر دونوں کیلئے اس بجٹ میں ریلیف موجود ہو۔ اس لئے 15-2014ء سے اجرت کی کم از کم شرح بارہ ہزار روپیہ ماہوار مقرر کی جارہی ہے۔ (تالیاں) آئندہ بارہ ہزار ماہوار سے کم تنخواہ پر ملازم رکھنا قابل سزا جرم تصور ہوگا۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت مزدوروں اور محنت کشوں کی فلاح و بہبود، ان کو بہتر ماحول مہیا کرنے اور مزدور بچوں اور خواتین کو جبری مشقت سے نجات دلانے کیلئے انقلابی اقدامات کر رہی ہے۔ حکومت نے 15-2014 شعبہ لیبر کے تین منصوبوں کیلئے دو کروڑ 60 لاکھ روپے مختص کئے ہیں۔

جناب سپیکر! صوبہ میں صنعتی، تجارتی اور معاشی ترقی کو فروغ کیلئے حکومت پشاور میں اسٹاک ایکسچینج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے (تالیاں) اور اس ضمن میں وفاقی حکومت سے مزید کارروائی کی سفارش کی جارہی ہے۔ حکومت نے کاروباری طبقے کی حوصلہ افزائی کیلئے میجر سروسز پر سیلز ٹیکس کی

شرح 16 فیصد سے کم کر کے 15 فیصد کر دیا ہے۔ (تالیاں) اس طرح Minor service پر سیلز ٹیکس کی شرح 16 فیصد سے کم کر کے 10 فیصد کر دیا ہے۔ اس رعایت سے کاروباری طبقے کو ٹیکس کی ادائیگی میں بالترتیب 6.25 فیصد اور 37.5 فیصد فائدہ ہوگا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! صوبے میں نادار اور کم آمدنی والے طبقے کیلئے مارکیٹ میں سستی اشیاء خوردنی کیلئے خصوصی پیکج کا بندوبست کیا جارہا ہے۔ اس مقصد کیلئے آئندہ مالی سال میں 6 ارب روپے کی خطیر سبسڈی دی جائے گی۔ اس پروگرام کے خدوخال اور طریقہ کار وضع کیا جارہا ہے۔ اگلے مالی سال کی ابتداء میں اس کا باقاعدہ اجراء کیا جائے گا۔ اس پیکج کے تحت ہر مستحق گھرانے کو ہر ماہ میں ایک دفعہ ان کی ضروریات کے مطابق آٹے کی خرید میں دس روپے فی کلو اور گھی کی خریداری چالیس روپے فی کلو سبسڈی دی جائے گی (تالیاں) جس سے سات لاکھ گھرانے (زبردست، زبردست کی آوازیں اور تالیاں) یعنی 40 لاکھ افراد مستفید ہوں گے۔

جناب سپیکر! اللہ پاک ان قوموں کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت بدلنے کی کوشش نہیں کرتیں۔ میں اس معزز ایوان کی وساطت سے پوری قوم اور خیبر پختونخوا کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہمارا سہ فریقی اتحاد عوام کے تعاون، بزرگوں، ماؤں اور بہنوں کی دعاؤں سے اس صوبے کی حالت بدلنے کیلئے پر عزم ہے، ان شاء اللہ عنقریب یہ صوبہ ایک ایسا خطہ زمین کا منظر پیش کرے گا جہاں امن و آشتی ہوگی، جہاں تعلیم وصحت اور رہائش کی سہولیات میسر ہوں گی (شیم شیم کی آوازیں) اور انصاف ہوگا اور خوشحالی کا دور دورہ ہوگا۔

جناب سپیکر! آخر میں میں آپ کا، جناب وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کا، صوبائی کابینہ کے معزز رفقاء کار کا اور معزز ایوان کے تمام ارکان کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس بجٹ کی تیاری میں ہماری رہنمائی کی۔ میں محکمہ خزانہ اور محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے تمام افسران اور سٹاف کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے مسلسل شب و روز محنت کر کے اس بجٹ کی تیاری کو یقینی بنایا ہے۔ میں آپ کا اور اس معزز ایوان کے تمام اراکین کا بے حد شکر گزار ہوں جنہوں نے میری گزارشات کو صبر و تحمل سے سنا۔

ے خون دل دے کے نکھاریں رخ برگ گلاب ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

اب میں آپ کی اجازت سے آئندہ مالی سال کے سالانہ بجٹ کا گوشوارہ اس معزز ایوان کی منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں۔

اسلام زندہ باد پاکستان پائندہ باد۔

بہت بہت شکریہ۔

(شور اور تالیاں)

<u>Mr. Speaker</u>: The annual budget for the year 2014-15 stands presented.

فنانس بل مجریہ 2014 کا متعارف کرایا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Honorable Senior Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2014. Finance Minister.

<u>سینیئر وزیر (خزانہ)</u>: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر! آئین پاکستان کے آرٹیکل 126 میں درج مالی طریقہ کار کے مطابق صوبائی حکومت کو اختیار حاصل ہے کہ اگر بجٹ کے کسی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: فنانس بل۔

<u>سینیئر وزیر (خزانہ)</u>: جناب! زه فنانس بل په دې معزز ایوان کښې پیش کوم، جناب سپیکر صاحب۔

<u>Mr. Speaker</u>: The Bill stands introduced.

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 14-2013 کا پیش کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Hon’ble Senior Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please present before the House the Supplementary Budget for the year 2013-14. Hon’ble Minister for Finance.

<u>سینیئر وزیر (خزانہ)</u>: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر! آئین پاکستان کے آرٹیکل 126 میں درج مالی طریقہ کار کے مطابق صوبائی حکومت کو اختیار حاصل ہے کہ اگر بجٹ کی کسی مد میں مختص رقم

ناکافی ہو یا اس سے زیادہ رقم خرچ کی گئی ہو یا کسی نئی مد میں رقم کی ضرورت ہو تو اس کیلئے درکار رقم بروقت مہیا کرے، جس کی بعد میں صوبائی اسمبلی سے منظوری لی جاتی ہے۔

امسال ضمنی بجٹ کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ ہمارے صوبے میں امن و امان کی شدید مشکلات کے تدارک کیلئے محکمہ پولیس کو مزید نفری اور آلات و دیگر وسائل کی ضرورت پیش آئی۔ اس طرح محکمہ تعلیم اور محکمہ صحت کو انسانی وسائل اور دیگر ضروریات کی مد میں اضافی رقومات درکار ہوئیں جبکہ وفاقی حکومت کی اجازت سے کچھ رقومات قدرتی آفات سے نمٹنے کیلئے مہیا ہوئی ہیں، تاہم اس مدات میں اور اس طرح کی دیگر ضروریات کیلئے درکار رقومات ضمنی بجٹ کے ذریعے مہیا کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! ترقیاتی بجٹ کیلئے پی ایس ڈی پی میں درج منصوبوں کیلئے اضافی رقم موصول ہوئی جبکہ صوبائی منصوبوں پر کام تیز کرنے کیلئے کچھ نئے منصوبوں کیلئے اضافی رقم درکار تھی جس کو ضمنی بجٹ کے ذریعے پورا کیا گیا۔ جناب سپیکر! ان حقائق کی روشنی میں اب میں گزشتہ مالی سال 14-2013 کا 29 ارب 8 کروڑ 85 لاکھ 97 ہزار (Rs.29,8,85,97000/-) کا ضمنی بجٹ پیش کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! 14-2013ء کا بجٹ پیش کرتے ہوئے اخراجات جاریہ کا میزانیہ کا تخمینہ 226 ارب روپے لگایا گیا تھا لیکن نظرثانی شدہ تخمینہ جات سے یہ رقم بڑھ کر 237 ارب روپیہ ہو گئی ہے۔ اس طرح گیارہ ارب روپے کے اضافے اخراجات کئے گئے تاہم اخراجات جاریہ کا ضمنی بجٹ (شور) 16 ارب 36 کروڑ 17 لاکھ 75 ہزار روپے کا ہے کیونکہ بعض گرانٹ کے مختلف Objects میں میزانیہ میں مختص شدہ تخمینہ سے زیادہ خرچ کرنا پڑا یا گرانٹس کے اندر سے Objects کیلئے رقوم مختص کی گئیں جن کی منظوری کیلئے ان کی تفصیل پیش خدمت ہے:

محکمہ پولیس 5 ارب 87 کروڑ 61 لاکھ 91 ہزار

ابتدائی وثانوی تعلیم 4 ارب 4 کروڑ 14 لاکھ 89 ہزار

محکمہ ریلیف اینڈ ری ہیبلیٹیشن ڈیپارٹمنٹ 2 ارب 28 کروڑ 72 لاکھ 43 ہزار

(شور)

محکمہ صحت 2 ارب 3 کروڑ 52 لاکھ 9 ہزار

(شور)

ایڈمنسٹریشن آف جسٹس	48 کروڑ54لاکھ72ہزار
جنرل ایڈمنسٹریشن	46 کروڑ24لاکھ17ہزار
محکمہ جیلخانہ جات	43 کروڑ12لاکھ17ہزار
محکمہ جنگلات ماحولیات وجنگلی حیات اینڈ فشریز	22 کروڑ36لاکھ38ہزار
محکمہ سماجی بہبود و خصوصی تعلیم	18 کروڑ32لاکھ35ہزار
پنشن	10 کروڑ4ہزار
محکمہ داخلی وقبائلی امور	7 کروڑ11لاکھ
محکمہ آبپاشی	3 کروڑ66لاکھ46ہزار
محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن	2 کروڑ87ہزار
سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ	2 کروڑ82لاکھ15ہزار
محکمہ ٹرانسپورٹ	2 کروڑ79لاکھ28ہزار

(شور)

محکمہ بہبود آبادی	2 کروڑ67لاکھ8ہزار
محکمہ کھیل وسیاحت	2 کروڑ11لاکھ52ہزار
محکمہ زکواۃ وعشر	40لاکھ
محکمہ اطلاعات	9لاکھ2ہزار
دیگر	11ہزار
کل میزان	16ارب36 کروڑ70لاکھ75ہزار۔

جناب سپیکر! ضمنی بجٹ پیش کرنے کے چند چیدہ چیدہ نکات عرض کرتا ہوں:

(شور)

(1) محکمہ پولیس کو نئی آسامیوں و آلات اور مشینری، سپیشل پولیس فورس کیلئے اضافی تنخواہیں، محکمہ میں بھرتی کئے گئے 25سو سابقہ فوجیوں کی تنخواہیں (شور) اور کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ کے قیام میں 5ارب 87 کروڑ61لاکھ 91ہزار روپے جاری کئے گئے۔

(شور)

(2) محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کو صوبے کے مختلف کیڈٹ کالجوں اور دیگر کالجز اور سکول وغیرہ کو امدادی رقومات اور دیگر مدوں میں 4ارب 4 کروڑ14لاکھ 89ہزار روپے کی اضافی رقوم کی گئیں۔

(3) وفاقی حکومت کی طرف سے ریلیف اینڈ ری ہیبلیٹیشن ڈیپارٹمنٹ کیلئے 2ارب 28 کروڑ 72لاکھ 43ہزار روپے کے فنڈز بجٹ سے ہٹ کر اضافی طور پر فراہم کئے گئے جو سپلیمنٹری گرانٹ کے طور پر ریلیز کئے گئے۔

(4) اسی طرح صوبائی محکمہ صحت کو انسداد پولیو کیلئے رمضان کے دوران ہسپتالوں میں مفت خوراک کیلئے، بلا معاوضہ انجیو گرافی کی سہولیات کیلئے 2ارب 3 کروڑ52لاکھ 9ہزار روپے جاری کئے گئے۔

(5) فراہمی انصاف کے مد میں (شور) جوڈیشل اکیڈمی، ٹرانسپورٹ اور جوڈیشل الاؤنس کی ادائیگی وغیرہ کے اخراجات کیلئے 48 کروڑ54لاکھ 72ہزار روپے کی اضافی رقم فراہم کی گئی۔

(6) جنرل ایڈمنسٹریشن کی مد میں 46 کروڑ24لاکھ 17ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(7) محکمہ جیلخانہ جات 43 کروڑ 12لاکھ 17ہزار روپے جیلوں کیلئے سیکورٹی فورسز کے قیام اور حفاظتی آلات کی فراہمی، محکمہ کی دیگر متفرق ضروریات مثلاً پشاور ہائی کورٹ کے فیصلے کی تعمیل میں قیدیوں کو خوراک وغیرہ کی مد میں فراہم کئے گئے۔

(8) محکمہ جنگلات، ماحولیات، جنگلی حیات اینڈ فشریز کیلئے 22 کروڑ36لاکھ 38ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(9) محکمہ سماجی بہبود وخصوصی تعلیم کو بیواؤں، خصوصی افراد و ویلفیئر فاؤنڈیشن کو امدادی رقم کے طور پر18 کروڑ32لاکھ 35ہزار روپے فراہم کئے گئے۔

(10) ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن کی مد میں 10 کروڑ4ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(شور)

(11) محکمہ داخلہ و قبائلی امور کو 7 کروڑ 11 ہزار روپے دہشت گردی سے متاثرہ افراد کیلئے امداد کے طور پر جاری کئے گئے۔

(حزب اختلاف کے اراکین نے بجٹ کی کاپیاں پھاڑ کر پھینک دیں)

(12) محکمہ آبپاشی کو بھی ایم اینڈ آر اور تنخواہوں وغیرہ کی مد میں 3 کروڑ 66 لاکھ 46 ہزار روپے کی اضافی رقم فراہم کی گئی۔

(13) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کو 15 فیصد ایڈہاک الاؤنس 2013 کی مد میں 2 کروڑ 87 ہزار روپے اضافی جاری کئے گئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو کہہ دیا ہے، دے رہے ہیں آپ کو۔

سینیئر وزیر (خزانہ):

(14) سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ ڈیپارٹمنٹ کیلئے 2 کروڑ 82 لاکھ 15 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(15) محکمہ ٹرانسپورٹ کو 77 نئی آسامیوں کیلئے تنخواہوں اور دیگر کی مد میں 2 کروڑ 79 لاکھ 28 ہزار روپے جاری کئے گئے۔

(16) محکمہ بہبود آبادی کو نئی پوسٹوں اور 15 فیصد ایڈہاک الاؤنس کی مد میں 2 کروڑ 67 لاکھ 8 ہزار روپے جاری کئے گئے۔

(17) محکمہ کھیل و سیاحت کو ٹیلنٹ ہنٹ پروگرام اور اضلاع میں کھیلوں کے فروغ کیلئے 2 کروڑ 11 لاکھ 52 ہزار روپے جاری کئے گئے۔

(18) محکمہ زکواۃ و عشر کو تنخواہوں اور الاؤنسوں میں اضافہ کرنے کیلئے 40 لاکھ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(شور/بجٹ کی کاپیوں کو اچھالا گیا)

(19) محکمہ اطلاعات و تعلقات عامہ کیلئے 9 لاکھ 2 ہزار روپے اضافی جاری کئے گئے۔

جناب سپیکر! میں نے اس معزز ایوان کے سامنے جو تفصیلات پیش کی ہیں، ان کی روشنی میں مختلف گرانٹس کیلئے میزانیہ میں مختص شدہ رقوم سے زیادہ اخراجات کرنے پڑے جس کی وجہ سے ہمیں جاری اخراجات کے طور پر ضمنی بجٹ پیش کرناپڑا۔

اب میں ضمنی ترقیاتی بجٹ کی طرف آتاہوں (شور) سال رواں کا کل صوبائی سالانہ ترقیاتی بجٹ 83ارب روپے تھاجو نظرثانی شدہ تخمینہ جات میں 80ارب 15 کروڑ 38لاکھ 69ہزار روپے ہو گیا ہے۔اس طرح ترقیاتی بجٹ میں 2ارب 84 کروڑ 61لاکھ 31 ہزار روپے کے کم اخراجات کئے گئے، تاہم 12 ارب 72 کروڑ 68 لاکھ 22 ہزار روپے کا ضمنی ترقیاتی بجٹ پیش کیا جاتا ہے کیونکہ وفاقی حکومت کی طرف سے PSDP سکیموں کیلئے بجٹ سے ہٹ کر فنڈز فراہم کئے گئے یا کچھ سکیموں کو قبل از وقت مکمل کرنے یا ان پر کام تیز کرنے کیلئے صوبائی حکومت نے اضافی رقوم فراہم کیں جس کی تفصیل ایوان میں پیش کی جاتی ہے:

1	وفاقی حکومت کی طرف سے PSDP سکیموں کیلئے موصول شدہ رقم	3ارب 63 کروڑ 36لاکھ 24ہزار روپے
2	صوبائی سکیموں کو مکمل یا ان پر کام تیز کرنے کیلئے اضافی رقم	9ارب 9 کروڑ 31 لاکھ 28ہزار روپے
	میزان	12ارب 72 کروڑ 68لاکھ 22ہزار روپے

آخر میں آپ کی اجازت سے ضمنی بجٹ کا گوشوارہ اس مغزز ایوان کی منظوری کیلئے پیش کرتا ہو جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

1	اخراجات جاریہ	16ارب 36 کروڑ 17لاکھ 75ہزار روپے
2	ترقیاتی اخراجات	12ارب 72 کروڑ 68لاکھ 22ہزار روپے
	میزان	29ارب 8 کروڑ 85لاکھ 97ہزار روپے

جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرتا ہوں، میری گزارشات تحمل سے سننے کیلئے آپ کا اور معزز ممبران کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The supplementary budget for the year 2013-14 stands presented. The sitting is adjourned till 10.00 a.m. of Tuesday morning, dated 17-6-2014.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 17 جون 2014ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

حلف وفاداریٔ رکنیت

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

میں،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صدق دل سے حلف اٹھاتا/اٹھاتی ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہونگا/رہونگی:

کہ بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا صوبہ، میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کی قواعد کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری، سالمیت، استحکام، یک جہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دونگا/دونگی:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کیلئے کوشاں رہونگا/رہونگی جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھونگا/رکھونگی اور اس کا تحفظ اور دفاع کرونگا/کرونگی:

[اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]